

ایک عظیم کتاب

بیمار نسوان

مؤلف

خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیل خاں
قادری برکاتی مارہروی

ناشر

سنی پبلشرز لاہور

329

جُملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

52867

تعداد	ایک ہزار
بار اول	فروری ۱۹۶۴ء
بار دوم	فروری ۱۹۶۹ء
کتابت	مجید باہر
تصحیح	احمد میاں برکاتی
طابع	نفیس اکیڈمی

قیمت

تین روپے

ناشر

سنی باک الاشاعت

۱۰۳/۳۵، بی کورنگی، کراچی ۳۱

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر	صفحہ	مضمون	نمبر
۲۹	وضو کے متفرق مسائل	۱۷	۵	تقریظ	۱
۳۱	ضروری نہایت ضروری	۱۸	۷	غرض ناشر	۲
۳۲	وضو کی دعائیں	۱۹	۹	کچھ مؤلف کے بارے میں	۳
۲۵	متفرق مسائل	۲۰	۱۳	عرض مؤلف	۴
۲۷	غسل کا بیان	۲۱	۱۵	بہارت کا بیان	۵
۲۷	چند احادیث کریمہ	۲۲	۱۶	چند ضروری اصطلاحیں	۶
۲۸	فقہی احکام	۲۳	۱۷	وضو کا بیان	۷
۳۰	غسل کی احتیاطیں	۲۴	۱۸	چند احادیث کریمہ	۸
۳۲	غسل کی سنتیں	۲۵	۱۹	فقہی احکام	۹
۳۳	غسل کن چیزوں کے فرض ہونے	۲۶	۲۱	متفرق مسائل	۱۰
۳۵	متفرق مسائل	۲۷	۲۲	وضو کی سنتیں	۱۱
۳۷	کس پانی سے وضو غسل جائز ہے	۲۸	۲۳	وضو کے مستحبات	۱۲
	اور کس سے نہیں		۲۴	وضو کرنے کا مستحسن طریقہ	۱۳
۳۹	آدی اور جانوروں کے حصوں کا بیان	۲۹	۲۶	وضو کے مکروہات	۱۴
۵۰	متفرق مسائل	۳۰	۲۷	وضو کرنے والی چیزوں کا بیان	۱۵
۵۲	تیسرے کا بیان	۳۱	۲۸	اودھ صورت میں جن میں وضو نہیں جاتا	۱۶

۱۰۰	نماز کے فرائض	۵۱	۵۲	چند احادیث کبریہ	۳۲
۱۰۴	نماز کے واجبات کا بیان	۵۲	۵۳	فقہی احکام	۳۳
۱۰۵	نماز کی سنتوں کا بیان	۵۳	۵۴	متفرق مسائل	۳۴
۱۰۶	نماز کے مستحبات	۵۴	۵۶	تیمم کا مسنون طریقہ	۳۵
۱۰۷	نماز کے بعد ذکر و دعا	۵۵	۵۷	کچھ اور مسائل	۳۶
۱۰۸	نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان	۵۶	۵۹	حیض کا بیان	۳۷
	وہ چند چیزیں جو نماز میں مکروہ	۵۷	۶۰	حیض کے مسائل	۳۸
۱۱۰	تحریمی ہیں۔		۶۵	نفاس کا بیان	۳۹
۱۱۰	چند وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ	۵۸	۶۷	حیض و نفاس سے متعلق احکام	۴۰
	تشریحی ہیں۔		۷۴	ضروری نہایت ضروری	۴۱
۱۱۲	نماز و نذر کا بیان	۵۹	۷۴	استحاضہ کا بیان	۴۲
۱۱۳	سنتوں اور نفل نمازوں کا بیان	۶۰	۷۷	نجاست کا بیان اور اس کے احکام	۴۳
۱۱۵	قضا نماز کا بیان	۶۱	۸۱	متفرق مسائل	۴۴
۱۱۷	پڑھے سے متعلق چند آیات و احادیث	۶۲	۸۳	بخس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ	۴۵
۱۲۱	پڑھے سے متعلق چند احکام	۶۳	۸۵	استنجہ کے متعلق چند مسائل	۴۶
۱۲۴	شوہر کے حقوق	۶۴	۸۷	نماز کے وقتوں کا بیان	۴۷
۱۲۹	بیوی کے حقوق	۶۵	۸۹	متفرق مسائل	۴۸
۱۳۳	چھٹی احادیث	۶۶	۹۱	نماز کی شرطوں کا بیان	۴۹
۱۳۸	اولاد کی تعلیم و تربیت	۶۷	۹۵	نماز پڑھنے کا طریقہ	۵۰

تقریر

ذاتی

حضرت غلامہ مولانا محمد وقار الدین صاحب
قبلاً درامت برکاتہم العالیہ

ناظم تعلیمات دارالعلوم امجدیہ کراچی

الحمد للہ فقیر نے برادر دینی و یقینی حضرت خلیل العلماء مولانا
محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی ماہ ہردی سلاز رہہ صدر المدرسین
دارالعلوم احسن البرکات جمید آباد (سندھ) کی تالیف بہار نسواں
کو بالا سنیعاب مطالعہ کیا۔

الحمد للہ کہ عورتوں سے متعلق مسائل طہارت و نماز کو صحیح
 ذیحح، حقیق و تقیح پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی جس میں
 عورتوں سے متعلق طہارت و نماز کے صحیح مسائل، سلیس و سادہ زبان میں
 اور و لئشیں انداز بیان میں لکھے جائیں۔

حضرت مولانا موصوف مستحق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے بڑی حد
 تک اس کمی کو پورا فرما دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی "ہمارا اسلام" نامی کتاب
 کے پانچ حصے، و ہماری نماز اور دوسرے متعدد رسائل تالیف فرما کر
 مولانا موصوف خدمتِ دین میں نفع فرما چکے ہیں۔

فقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے استفادہ کی توفیق
 عطا فرمائے، اور مولانا کی عمر، علم و عمل اور صحت میں برکت عطا فرمائے
 آمین۔ بِجَاہِ حَبِیْبِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِا الْفَضْلُ صَلَاةٌ وَالتَّلِیْمُ۔

فقیر محمد وقار الدین غفرلہ
 ناظم تعلیمات دارالعلوم امجدیہ کراچی

۱۶ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

عرض ناشر

الحمد للہ سنی باب الاشاعت کی چٹا شاہکار اپنی شان و شوکت کے

ساتھ شائع ہو کر منظر عام پر آگیا۔

اجاب اہلسنت اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ خواتین کے مسائل پر سلیس

اردو زبان میں آسان سی کوئی کتاب شائع کی جائے۔ جسے پڑھ کر خواتین

فائدہ اٹھا سکیں۔ اور مسائل سے عدم واقفیت کی صورت میں جو غلطیاں

اور کوتاہیاں ہوتی ہیں وہ دور ہوں۔ ہمیں بڑی خوشحالا اور مسرت ہے کہ

اس عنوان پر اہلسنت و جماعت کے مایہ ناز عالم و مفتی حضرت علامہ

مولانا مولوی مفتی محمد خلیل خاں صاحب قادری برکاتی قبیلہ دامت برکاتہم العالیہ

رہتم دار العلوم آسن البرکات حیدرآباد سندھ نے ایک کتاب مستطاب

بنام پہلے سوال تالیف فرمائی۔ جس میں خواتین کے متعلق تقریباً تمام

مسائل کو بہت ہی جامع طریقے سے بیان کیا۔ یہ کتاب خواتین کے لئے بیش

قیمت و گراں بہا سرمایہ ہے جس کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت الحمد للہ

سنی باب الاشاعت حاصل کر رہا ہے۔ ہم اس سلسلے میں علامہ موصوف

کے بہت ہی ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری اور ارباب اہل سنت کی خواہش

کے عین مطابق مذکورہ کتاب تالیف فرمائی۔ اور ہم اپنے ان کرم فرماؤں اور

معاونین کے بھی بے حد ممنون ہیں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت

میں دل کھول کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی سنی باب الاشاعت کی
 اعانت کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ واضح
 ہو کہ سنی باب الاشاعت اس سے قبل کئی کتب شائع کر چکا ہے مثلاً حضرت
 علامہ محقق نقی علیہاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ والہما جید اعلیٰ حضرت امام
 اہلسنت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عظیم کتاب
 احسن الوعایا داب الدعاء۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا رسالہ زکواۃ کی
 اہمیت سید اختر الحامدی کی تفسیر برسلام اعلیٰ حضرت بہار عقیدت
 مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کی بہار شباب وغیرہ کو شائع
 کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے جس کو علمائے اہلسنت و عوام اہلسنت
 ہر خاص و عام نے پسند فرمایا اور بہت ہی سراہا، ہمیں اپنے قارئین سے امید
 ہے کہ وہ بہار نسواں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور آئندہ جو عجائبات
 عظام ہیں ان کی تکمیل کے لئے ہماری بھرپور اعانت فرما کر عند اللہ ماجور
 ہونگے۔

الفقیر سید شاہ راب الحق قادری رضوی غفرلہ

ناظم اعلیٰ: سنی باب الاشاعت

خطیب آخوند مسجد کھارادر کراچی

کچھ مولف کے بارے میں

محمد خلیل خاں بن عبد الجلیل خاں بن اسمعیل خاں بن سردار خاں
نام | بن فیض اللہ خاں لادھی ۔

جولائی ۱۹۲۰ء میں ضلع علی گڑھ کی مشہور ریاست
ابتدائی زندگی | دادوں سے ملحق موضع کھری میں ایک متوسط
گھرنے میں پیدا ہوئے۔ عمر شریف چھ روز ہی ہوئی کہ والد ماجد کے سایہ
ناطفیت سے محروم ہو گئے۔ دادا صاحب نے پورشس میں لیا۔ لیکن وہ بھی
جلد رخصت ہو گئے۔ جس کے بعد آپ والدہ ماجدہ کے ہمراہ اپنی نخیال
مارہرہ شریف تشریف لے آئے۔ یہاں آکر والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں
ابھی تک آپ عمر کے اس حصہ کو نہ پہنچے تھے کہ جہاں نیک و بد کا شعور ہو۔
چنانچہ چچا صاحب نے اپنی تربیت میں لیا۔ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ کا ایک
مشہور قصبہ ہے۔ جہاں سلسلہ قادریہ کے مشائخ کرام کا فیض صدیوں سے
جاری ہے۔ مفتی صاحب موصوف مارہرہ شریف کے محلہ کبوتہ میں افغان روڈ
پر اقامت پذیر ہوئے۔ وہاں کے دستور کے مطابق آپ نے بھی انگریزی تعلیم
حاصل کی اور اوائل ۱۹۳۴ء میں انگریزی مڈل ایچی پوزیشن سے پاس کیا
اسی دوران آپ نے ۲/۱ سال کا عرصہ اپنے چچا صاحب کے ہمراہ تیرا بادند

میں بھی گزارا۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے قصبہ سے باہر حصولِ علم کے لئے نکلے۔
لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ چنانچہ ریاست منیڈو کے مدرسہ یوسفیہ عربیہ
میں چھ ماہ تک گلستان، بوستان پڑھی۔ جس کے بعد تقدیر کشاں کشاں
آپ کو پھر ریاست دادوں لے آئی۔

آپ کے نانا اکرم خالصاحب مولانا عبدالرحمن خالصاحب مرحوم کے
برادر حقیقی تھے۔ اور مولانا مرحوم مولانا لطف اللہ صاحب علی گڑھی رحمتہ اللہ
علیہ کے ممتاز تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ گویا علم دین آپ کو انہیں
حضرت کی وراثت ہاتھ میں آیا۔

۹ مارچ ۱۹۳۵ء، ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ آپ مدرسہ حافظیہ سعیدیہ
میں عربی کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ مدرسہ نواب ابوبکر خالصاحب
نے قائم کیا تھا۔ پہلے ہی امتحان میں آپ اپنی جماعت میں اول رہے اور
بعد میں ہر امتحان میں یہی پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ دو سال کے عرصہ
بعد ہی حضرت صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
مدرسہ کی تعلیمی سرپرستی قبول فرمائی۔ اور یہ دور مدرسہ کا شاندار دور تھا۔
۱۳۵۹ھ میں درجہ مولوی اور ۱۳۶۱ھ میں عالم کی سند اسی مدرسہ سے حاصل کی
آپ مدرسہ کے ممتاز طلبہ کی صف میں شامل تھے۔ شعبان ۱۳۶۲ھ میں
آپ نے دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی اور اسی سال یکم دستار بندی عمل
میں آئی۔ حضرت مفتی اعظم ہند نے سند حدیث عنایت فرمائی۔

بیعت و خلافت:۔ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کا خیال تھا کہ حضرت

حجتہ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کریں۔ لیکن وقتاً فوقتاً بین مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ جامع مسجد برکات مارہرہ شریف میں حضرت تاج العلماء وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق والا نفراد مولانا الشاہ محمد میاں صاحب قدس سرہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں مارہرہ شریف حاضر ہو کر اپنا نام غلامان برکات میں شامل کرایا۔ حضرت اقدس کے خلیفہ و جانشین حضرت سید شاہ حسن بیالہ صاحب نے حضرت اقدس کے ایما پر ان کے وصال کے بعد سندِ خلافت عطا فرمائی۔ بعدہ صاحبزادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ نے قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور جملہ اذکار و اوراد و اشغال و ادنیٰ و اعمال اور النور و البھار کے تمام مذکورات کی اجازت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خصوصاً اور دیگر سلاسل کی عموماً سندِ خلافت عطا فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب موصوف مدظلہ العالی حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں شامل تھے۔ حتیٰ کہ خود حضرت نے اپنی کتاب ”بہارِ شریعت“ میں مفتی صاحب کا ذکر کیا ہے۔

پاکستان میں آمد فراغت کے بعد آپ مارہرہ شریف میں بنے اور حالات کی کشاکش کی بنا پر ترک وطن کر کے ۲۳ شعبان ۱۳۱۷ھ میں پاکستان شریف لے آئے۔

کچھ عرصہ میرپور خاص اور پھر کراچی میں ایک سال تک رہے۔ بعد ازاں حاجی محمد عمر صاحب برکاتی کے مشورے پر حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ جہاں حاجی صاحب موصوف نے مفتی صاحب کے لئے ایک مکان حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانہ میں سید جعفر حسین شاہ صاحب مرحوم کی نگرانی و سرپرستی میں دارالعلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دارالعلوم سندھ میں ممتاز مقام کا حامل ہے۔ مفتی صاحب موصوف کے دست مبارک سے اب تک تقریباً ساٹھ طلباء درجہ حدیث سے سند فرغ حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت مفتی صاحب قبلہ بڑی خوش اسلوبی سے دارالعلوم کو چلا رہے ہیں۔ حیدرآباد میں آپ "مفتی اعظم حیدرآباد" کے لقب سے مشہور ہیں۔ اب تک ہزاروں فتاویٰ جاری فرما چکے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی تفسیر فرما رہے ہیں اب تک سترہ پارے مکمل ہو چکے ہیں چند پارے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ بعض کتب درج ذیل ہیں۔ روشنی کی طرف، ہماری نماز، چہل احادیث کریم، آئینہ حق نما، نماز کی کتاب، درود و سلام، تحفہ عید قربان، تحفہ رمضان، تحفہ محرم، تحفہ عید الفطر، ہمارا اسلام (جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے) مفتی صاحب موصوف کو اعلا حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے والہانہ نسبت و محبت ہے۔ یہ بات بہت کم اجاب کے علم میں ہے کہ مفتی صاحب موصوف ایک سچے نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک دیوان پاکت ن آتے ہوئے۔ اس میں ضائع ہو گیا اور دوسرا دیوان موجود ہے۔ نعت وغیرہ کی صورت میں آپ کا کافی کلام شائع ہو چکا ہے۔

پیش کردہ :- احمد میاں برکاتی - فاضل عربی۔

کچھ عرصہ میرپور خاص اور پھر کراچی میں ایک سال تک رہے۔ بعد ازاں حاجی محمد عمر صاحب برکاتی کے مشورے پر حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ جہاں حاجی صاحب موصوف نے مفتی صاحب کے لئے ایک مکان حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانہ میں سید جعفر حسین شاہ صاحب مرحوم کی نگرانی و سرپرستی میں دارالعلوم احسن البرکات کی بنیاد رکھی۔ اس وقت دارالعلوم سندھ میں ممتاز مقام کا حامل ہے۔ مفتی صاحب موصوف کے دست مبارک سے اب تک تقریباً ساٹھ طلباء درجہ حدیث سے سند فرغ حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت مفتی صاحب قبلہ بڑی خوش اسلوبی سے دارالعلوم کو چلا رہے ہیں۔ حیدرآباد میں آپ "مفتی اعظم حیدرآباد" کے لقب سے مشہور ہیں۔ اب تک ہزاروں فتاویٰ جاری فرما چکے ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی تفسیر فرما رہے ہیں اب تک سترہ پارے مکمل ہو چکے ہیں چند پارے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ بعض کتب درج ذیل ہیں۔ روشنی کی طرف، ہماری نماز، چہل احادیث کریم، آئینہ حق نما، نماز کی کتاب، درود و سلام، تحفہ عید قربان، تحفہ رمضان، تحفہ محرم، تحفہ عید الفطر، ہمارا اسلام (جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے) مفتی صاحب موصوف کو اعلا حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سے والہانہ نسبت و محبت ہے۔ یہ بات بہت کم اجاب کے علم میں ہے کہ مفتی صاحب موصوف ایک سچے نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک دیوان پاکت ن آتے ہوئے۔ اس میں ضائع ہو گیا اور دوسرا دیوان موجود ہے۔ نعت وغیرہ کی صورت میں آپ کا کافی کلام شائع ہو چکا ہے۔

پیش کردہ :- احمد میاں برکاتی - فاضل عربی۔

عرض مؤلف

اللہ تبارک تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اسے نے مجھ جیسے بڑے
 مایہ و درجے بضاعت سے کو یہ توفیق خیر رفیق عطا فرمائی کہ اس فقیر نے مایہ علم و
 حرفے کے آوارا ہونے کے باوجود ہمارے نماز تک تالیف کے بعد مسلمان بچوں سے
 اور بچیوں کے لئے چند سال قبل "ہمارا اسلام" کے نام سے ایک کتاب ترتیب
 دی جو پانچ حصوں پر مشتمل ہے اور ہر حصہ شعبہ عقائد و شعبہ اعمال پر منتظم۔
 جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی اسے وقت اسے سمجھا لے کہ یہ
 خیال بھی نہ تھا کہ یہ کتاب عوام و خواص میں اس قدر مقبول و پسندیدہ
 ہوگی جس کا اندازہ اساطیر فی دین و ملت و علمائے اہل سنت و جماعت
 کے اسے قدر افزائی سے ہوتا ہے جو ان کے زبان حق سے ترجمانے اور قلم حق سے
 رقم و وقتاً فوتاً ظہور میں آیا۔ نا محمد شہ رب العالمین۔

انہیے ایام میں اسے سزا پایا کہ بضاعت سے بعض احباب
 نے تقاضا کیا کہ فقہی مسائل پر مشتمل میں ایک ایسی کتاب بھی
 ترتیب دے جس سے نام مسلمانوں میں استفادہ کر سکیں اور جسے
 میں طہارت و نماز کے مسائل خصوصاً ایسے پنج پر لکھے جائیں کہ عام
 حالات میں یہ کتاب ان کے صحیح رہنما کرے اور بہترین رفیق
 ثابت ہو۔

یہ سچدکے کہ حقیقتاً عامائے کرام کھے خاکے پا کے بڑے بڑے
 نہیںے اچھے اہم معروضیتوں کے باوجود، اپنے اساتذہ کرام و شاخ
 نظام کے عنایات سے بے غایاتے کے بدولت، جو اسے فقیر و مبذول
 رہی ہیں اور آج بھی رہتے ہیں۔ اچھے سچے دانشوروں میں کامیاب
 ہوا۔ اور بہارِ نسواں کے نام سے یہ کتاب ترتیب دے کر آپ کے
 خدمت میں پیشے کرنے کا شرف حاصل کر کے ہوئے۔ اسے فقیر
 کو اسے مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوئی اسے کافی صلہ اہل
 علم فرماتے رہے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ کسی غلطی پر مطلع ہوں تو اسے
 فقیر کو آگاہ فرمائے۔ والسلام

العبد محمد خلیل خاں قادری البرکاتی العامردی

۱۵ رجب ۱۳۹۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الواحد الاحد الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له
 كفوا احد والصلوة والسلام على حبيبه سيدنا محمد الممجد
 وعلى آله واصحابه والتابعين لهم باحسان وعلينا بهم ولهم
 ومعهم وفيهم بدهتك يا احنن يا منان۔

طہارت کا بیان

نماز کے لئے طہارت (پاکی) ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہی نہیں
 ہوتی۔ بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علمائے کرام کفر لکھتے ہیں۔ حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کبھی نماز ہے اور نماز کی کبھی طہارت۔

(امام احمد)

ایک روز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صبح کی نماز میں سورہ روم پڑھتے تھے
 کہ متشابہ لگا۔ یعنی قرأت میں شبہ پڑا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا: "کیا حال ہے، ان
 لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اپنی طہارت نہیں کرتے۔ انہیں
 کی وجہ سے امام کو قرأت میں شبہ پڑتا ہے۔" (نسائی نہ لیف)
 تو سب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وہاں ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی
 نوبت کا کیا پوچھنا۔ یہ تو عبادت کی بے ادبی و لوہین ہے اور اس کا نتیجہ معلوم۔

مولیٰ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہر مسلمان کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ آمین

طہارت کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) طہارت صغریٰ (۲) طہارت کبریٰ

طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل۔

جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے ان کو حَدَثِ اصغریٰ کہتے ہیں اور جن

چیزوں سے غسل فرض ہو ان کو حَدَثِ اکبر کہا جاتا ہے۔ (عامہ کتب)

چند ضروری اصطلاحیں

(۱) فراض :- وہ بات کہ بے اس کے کئے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت میں ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و معدوم ہوگی۔ اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۲) واجب :- وہ کہ بے اس کے کئے بھی بری الذمہ ہونے (چھٹکارا پانے) کا احتمال ہے مگر غالب گمان اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجائے نادربکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے۔ کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار چھوڑنا گناہ کبیرہ۔

۳۔ سنت موكدا :- وہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہوا البتہ کبھی ترک بھی فرمادیا ہو (نہ کیا ہو) یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی

اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت بُرا۔ یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی نادمات ڈالنے وہ عذاب کا مستحق ہے۔

۲۔ سنتِ غیرِ موحداہ : وہ کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں۔

اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگر بطور عادت ہو عتاب کا موجب نہیں۔

۵۔ مستحب : وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی

نہ ہو اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

۶۔ حرامِ قطعی : یہ فرض کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہ

کبیرہ و فسق ہے اور بچنا فرض و ثواب۔

۷۔ مکروہ التعمیری : وہ کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی

ہے اور کرنے والا گناہگار ہوتا ہے اور چند بار اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۸۔ مکروہ التذبیہی : وہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر نہ اس

حد تک کہ اس کے کرنے پر عذاب آئے۔

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ

إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ

وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا

بِأَرْسُلِكُمْ وَأَسْجِلُوا إِلَى الْكَبَائِنِ

یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا

ارادہ کرو تو اپنے سر اور کہنیوں تک ہاتھوں

کو دھو اور سر میں کا مسح کرو اور ٹخنوں

تک پاؤں دھو۔

چند احادیث کریمہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

۱۔ قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ناتھ آتار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے (بخاری و مسلم)

۲۔ مسلمان بندہ جب وضو کرے تاہے تو کھلی کرنے سے منہ کے گناہ گمہ جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے۔ اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے۔ اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا سجدہ کو جانا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ ہے۔ (مالک و نسائی)

۳۔ جو شخص ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دو ناثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (امام احمد)

۴۔ جو شخص سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دو ناثواب ہے۔ (طبرانی)

۵۔ جو شخص وضو پڑھ کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی (ترمذی)

فقہی احکام

آیہ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے ثابت ہوا کہ وضو میں چار باتیں فرض ہیں۔

۱۔ منہ دھونا۔

۲۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔

۳۔ سر کا مسح کرنا۔

۴۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

فائدہ:۔ ۱۔ کسی عضو کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند

پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح چھڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ

جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا اس بات

کا لحاظ بہت ضروری ہے۔ لوگ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے اور نماز میں

بر باد جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص

خیال نہ رکھا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عضو میں

بیان کی جائے گی۔

۲۔ کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری سینچنے کو مسح کہتے ہیں۔

(در مختار وغیرہ)

۱۔ منہ دھونا:۔ شروع پیشانی سے (یعنی جہاں تک عموماً سر کے بال ہوتے ہیں)

ٹھوڑی یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ تک بھائی میں اور ایک کان سے دوسرے کان

تک چوڑائی میں اس حد کے اندر جلد کے ہر حصے پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

(رد المحتار)

مسئلہ :- لیوں کا وہ حصہ جو عموماً اور عادتاً لب بند کرنے کے بعد نظر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے یوں ہی رخسار اور کان کے پیچ میں جو جگہ بے جے کپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا بھی فرض ہے۔ (درالمختار)

مسئلہ :- نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔ اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ حرکت دینا ضروری نہیں۔ (درمختار۔ ردالمختار)

۲۔ **صاف دھونا :-** اس حکم میں کہناں بھی داخل ہیں۔ اگر کہنیوں سے ناخنوں تک کوئی جگہ ذرہ برابر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ :- ہر قسم کے جائز و ناجائز گنے، چیلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن کا پچ لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ارشیم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتنا کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں (ردالمختار)

مسئلہ :- ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں، انگلیوں کی کمرٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خافی ہے، کلانی کے بال جڑ سے نوک تک، ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا مگر کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا تو وضو نہ ہو مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے (درمختار)

مسئلہ :- عورتوں کو پھنسی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے انہیں ہٹا ہٹا کر پانی بہائیں (فتویٰ رضویہ)

۳۔ **سر کا مسح :-** سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں

و خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے۔ (ردالمحتار) سر سے نیچے جو بال
شکلتے ہیں ان کا مسح کافی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ مسح کرنے کے لئے ہاتھ تیز ہونا چاہئے۔ خواہ کسی عضو کو دھونے
کے بعد ہاتھ میں تری رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تیز کر لیا ہو۔ ہاں کسی عضو کے
مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لئے کافی نہ
ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ دوپٹہ پر مسح ہرگز کافی نہیں۔ مگر جب کہ دوپٹہ اتنا باریک
اور تری اتنی زیادہ ہو کہ کپڑے سے چھوٹ کر چوتھائی سر یا بالوں کو تیز کر دے تو مسح
ہو جائے گا۔ (بحر وغیرہ)

۴۔ پاؤں دھونا:۔ اس حکم میں گتے بھی داخل ہیں، گھاسیاں، انگلیوں
کی کمرٹیں، تلوے، ایڑیاں اور کونچیں سب کا دھونا فرض ہے۔ (عامۃ کتب)
مسئلہ:۔ چھلے اور سب گتے کٹوں پر یا ان سے نیچے ہوں ان کا حکم وہی
ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ (فتاویٰ رضویہ)

متفرق مسائل

- ۱۔ آنکھوں کے ڈھیٹے اور پوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں
بلکہ نہ چاہئے کہ نقصان دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
- ۲۔ جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہہ جانا شرط ہے۔ اگرچہ بلا ارادہ
اپنے نعل سے نہ ہو مثلاً مینہ برسنا اور اعضاء دھونے کے ہر حصے سے دودھ

قطرے پانی کے بہہ گئے وہ اعضا دھل گئے۔ یا پھوڑا برسے اور چوتھائی سر
 کو تری پہونچ گئی تو مسح سر کا فرض اتر گیا۔ (در مختار وغیرہ)
 ۳۔ جس چیز کی انسان کو ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی دیکھ بھال اور احتیاط
 میں حرج ہو، اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا، وضو
 ہونے سے نہیں روکتا۔ اگرچہ وہ چیز جرم دار ہو اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ
 پہونچے اگرچہ سخت چیز ہو۔ جیسے پکانے کو نہ دھننے والیوں کے لئے آٹا، عورت
 کے لئے مہندی یا کونے پلک میں سرمہ کا جل۔ اسی طرح بدن کا میل، مٹی،
 غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ۔ (در مختار)

۴۔ عورت کے ہاتھ پاؤں پر مہندی کا جرم لگا رہ گیا اور خبر نہ ہوئی تو وضو غسل
 ہو جائے گا۔ ہاں جب معلوم ہو جائے تو چھڑا کر وہاں پانی بہا دے۔ یہ نہیں
 سرمہ آنکھ کے کونے یا پلک میں رہ گیا اور خبر نہ ہوئی تو کوئی حرج نہیں۔
 (فتاویٰ رضویہ)

۵۔ کسی کے ماتھے پر انشاں چینی ہو اور اوپر سے پانی بہا دیا یا ہاتھ پاؤں کے
 ناخنوں پر سرخی کا جرم (تہ) موجود ہے اور وضو کر لیا تو وضو نہ ہو گا کہ نہ یہ
 ضرورت کی چیزیں ہیں اور نہ ان کی نگہداشت اور احتیاط میں کوئی حرج
 ہذا ماتھے کا گوند اور سرخی کا جرم دور کر کے وضو غسل کرنا چاہئے۔

وضو کی سنتیں

۱۔ نیت کرنا۔

52867

۲۔ بسم اللہ سے شروع کرنا۔

۳۔ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا۔

۴۔ مسواک کرنا۔ (یہ عورتوں کے لئے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کی سنت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے لئے مسی

کافی ہے۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں۔

(الملفوظ)

۵۔ تین چلو پانی سے تین کلیاں کرنا۔

۶۔ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

۷۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۸۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلا کرنا۔

۹۔ جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھونا۔

۱۰۔ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

۱۱۔ ساتھ ہی دونوں کانوں کا اسی پانی سے مسح کرنا۔

۱۲۔ ترتیب سے وضو کرنا کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں

دھوئیں۔

۱۳۔ اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔ (عامہ کتب)

وضو کے مستحبات

۱۔ قبلہ راوی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

- ۲۔ وضو کا پانی پاک جگہ گرانے۔
- ۳۔ پانی بہاتے وقت ہر حصہ پر تہ ہاتھ پھیر لینا۔
- ۴۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔
- ۵۔ وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔
- ۶۔ وقت سے پہلے وضو کر لینا۔
- ۷۔ انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دینا۔ اگر تنگ ہو تو ہلا نا ضروری ہے۔
- ۸۔ اطمینان سے وضو کرنا۔
- ۹۔ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔
- ۱۰۔ ہر عضو کو دھوتے وقت نیت وضو حاضر رہنا۔
- ۱۱۔ بسم اللہ اور درود شریف وغیرہ دعائیں پڑھنا۔
- ۱۲۔ گمراہی کا سح کرنا۔
- ۱۳۔ وضو سے نارغ ہوتے ہی آسمان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر کلمہ شہادت اور اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھنا۔
- ۱۴۔ وضو کا بچا ہوا تھوڑا پانی پی لینا۔
- ۱۵۔ بغیر ضرورت بدن کو بالکل کپڑے سے خشک نہ کرنا۔ (عامہ کتب)

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

پہلے نیت کر کے وضو کرنے کا قبلہ رو، اونچی جگہ بیٹھیں، وضو کا پانی پاک جگہ گرائیں اور وضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِيْنِ

اِلَّا سَلَامًا پڑھ لیں پھر دو دن ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں اور اس کا خیال رکھیں
 کہ انگلیوں کی گھائیاں اور کمرے میں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں ورنہ وضو نہ ہوگا۔ پھر
 تین مرتبہ مسواک کریں۔ پھر تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں
 کی سب کھڑکیوں میں غرض ہر بار منہ کے اندر ہر پرزہ پر پانی بہ جائے اور روزہ نہ
 ہو تو غرہ کریں اور کلی یا غرہ داہنے ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔ پھر بائیں ہاتھ
 کی چھنگلی ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں اور تین چلو سے تین بار ناک میں پانی
 چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ
 نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں یہ کام داہنے ہاتھ سے کریں پھر منہ دھونے کے لئے
 دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالیں کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ وصل
 جائے اور دونوں رخسار ساتھ ہی ساتھ دھوئیں اور منہ پر پانی لمبائی میں پیشانی کے
 بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان
 تک بہائیں۔ پھر پہلے داہنا پھر بائیں، دونوں ہاتھ کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ
 پانی کی دھار ناخنوں سے کہنیوں تک برابر پتی چلی جلتے۔ اور اس کا خیال رکھیں کہ ایک
 رنگ بھی خشک نہ رہے۔ اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہو ابہرہ گیا اور اوپری حصہ
 خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ پھر پورے سر کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں
 ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھو کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سر دوسرے ہاتھ
 کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک اس طرح
 کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے ہتھیلیوں سے مس کرتے
 ہوئے پیشانی تک واپس لائیں اور کلمہ کی انگلی کے پیت سے کانوں کے پیت کا

اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ گلے پر ہاتھ نہ لگائیں کہ بدعت ہے۔

پھر تین تین بار پہلے دایاں پھر بائیں دونوں پاؤں ٹخنے کے اوپر نصف پنڈلی تک دھوئیں اور دھونے میں ہر بار پانی پاؤں کے ناخنوں کی طرف گٹوں کے اوپر تک لائیں کہ سنت یہی ہے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں سے ہاتھ کی چھنگلی سے کریں۔ وضو کے بعد میانی پر کچھ پانی چھڑک لیں کہ شیطانی دوسرے کو دور کرتا ہے۔ پھر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پانی لیں کہ شفا بخشتا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت اور انا انزلناہ پڑھ لیں۔ (عامہ کتب)

وضو کے مکروہات

- ۱۔ وضو کے لئے ناپاک جگہ بیٹھنا یا ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔
- ۲۔ اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں پانی ٹپکانا۔
- ۳۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔
- ۴۔ پانی میں تھوکنے، ناک سنکنا اگرچہ دریا یا حوض ہو۔
- ۵۔ قبلہ کی طرف تھوکنے یا کھلی کرنا۔
- ۶۔ بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔
- ۷۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔
- ۸۔ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔
- ۹۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔

- ۱۰۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ یہ ہندوؤں (کافروں) کا طریقہ ہے۔
- ۱۱۔ گلے کا مسح کرنا۔
- ۱۲۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔
- ۱۳۔ دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
- ۱۴۔ تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔
- ۱۵۔ دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا کہ وہ برص (سفید داغ) پیدا کرتا ہے۔
- ۱۶۔ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کر لینا۔
- ۱۷۔ کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

وضو لوڑنے والی چیزوں کا بیان

- کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ انہیں شریعت مطہرہ نے نواقض وضو قرار دیا ہے۔ یعنی ان میں سے اگر ایک بھی پانی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے ان میں بعض یہ ہیں۔
- ۱۔ آگے یا پیچھے کے مقام سے پیشاب پانخانہ وغیرہ کسی نجاست یا کپڑے یا پتھری کا نکلنا یا پیچھے سے بوا کا خارج ہونا۔
 - ۲۔ خون، پیپ یا زرد پانی جب کہ کہیں سے نکل کر ایسی جگہ بہ کر جاسکے کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔
 - ۳۔ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو اور اس وجہ سے جو آنسو یا پانی بہے گا وضو لوڑے گا۔ دیکھتی ہوئی آنکھ سے جو آنسو بہتا ہے اس کا یہی حکم ہے بلکہ یہ پانی خود بھی نجس ہے۔

۴۔ کھانے یا پانی یا صفر کی منہ بھرتے، یوں ہی تجھے ہونے خون کی منہ بھرتے، اور
 پہتے ہونے خون کی تے جب کہ تھوک اس پر غالب نہ ہو، وضو توڑ دیتی ہے۔
 ۵۔ بے ہوشی، غشی، پاگل پن اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھراتے، وضو
 توڑ دیتا ہے۔

۶۔ باغ کا ہتھکڑی یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ اس پاس والے سینس جب کہ جاگتے ہیں
 اور رکوع سجود والی نماز میں ہو وضو توڑ دیتا ہے۔

۷۔ سو جانے سے بھی وضو جاتا رہتا ہے، مثلاً لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی، یا کسی چیز
 کے سہارے بیٹھے بیٹھے نیند آگئی، کہ اگر وہ چیز نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو جاتا
 رہا۔ اور اگر نماز میں بیٹھے بیٹھے یا سجدے میں نیند آگئی تو بھی وضو گیا اور نماز بھی
 گئی۔

۸۔ منہ سے خون کا نکلنا بھی جب کہ تھوک پر غالب ہونا قضا وضو ہے۔

(عامہ کتب بہار شریعت)

وہ صورتیں جن میں وضو نہیں جاتا

۱۔ خون یا پیپ یا زرد پانی ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ
 لگ جاتا ہے اور خون ابھرتا ہے۔

۲۔ یا اپنی یا پرانی شرمگاہ (پیشاب پاخانہ کی جگہ) پر ہاتھ لگایا۔

۳۔ یا خلیل کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز
 کاٹی اس پر خون کا اثر پاریا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی

آگنی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہیں۔

۴۔ یاناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا

۵۔ کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یاناک سے نکلا۔

۶۔ جوں، کھٹل، مچھریا پسونے خون چوسا۔

۷۔ بلغم کی تہ جتنی بھی ہو

۸۔ بیٹھے بیٹھے جھونکے لیتی رہی یا اونگھتی رہی۔

۹۔ یا نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا۔

توان صورتوں میں وضو نہ جائے گا اور آخری صورت میں نماز یا سجدہ فاسد

ہے۔ (عامہ کتب)

فائدہ: اپنی یا پرانی شرمگاہ دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے جیسا کہ مشہور ہے

محض بے اصل بات ہے۔ بلا ضرورت بدن کھلا رکھنا اگرچہ وہ سر ہو یا کلانی یا بازو اور دوسرے کے سامنے کھولنا حرام ہے۔

وضو کے متفرق مسائل

۱۔ خود پانی کا بدن کے حصوں پر بہ جانا ضروری ہے اگر ہاتھ یا پاؤں

کے پنجے پر پانی ڈالا، کبھیوں اور پاؤں کے گٹوں تک نہ پہنچا تھا کہ بیچ میں

ہاتھ لگا کر آخر عضو تک پھیر دیا (جیسا کہ بہت لوگ کرتے ہیں) تو وضو نہ

ہوگا کہ یہ بہانا نہ ہو اور فرض بہانا تھا۔

۲۔ مستحب ہے کہ اعضاء دھونے سے پہلے بھیگا ہاتھ پیر لے کہ پانی جلد دھو دے

اور تھوڑا بہت کام دیتا ہے خصوصاً جڑے میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضا میں خشکی ہوتی ہے۔ بہتی دھاریچ میں جگہ چھوڑ جاتی ہے جیسا کہ معلوم ہے اس زکیب سے وضو بھی کامل ہوگا اور پانی میں اسراف (فضول خرچی) سے بھی انسان بچا رہے گا۔

۳- بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چلو ڈال کر سارے

منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا۔ حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور اس طرف دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ یوں ہی چلو میں پانی نے کمر کمانی پر الٹ لینا ہرگز کافی نہیں۔

۴- جو حصے دھونے کے ہیں طہارت میں ان میں سے ہر حصہ کا پورے تین بار دھونا

سنت موکدہ ہے۔ لہذا ہر مرتبہ اس طرف دھونے کے عضو کا کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی اور اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ دو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔

۵- کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر تاگا بانڈھا

جاتا ہے کہ پانی کا بہنا توہ رکنا، تاکے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا۔ اس سے بچنا لازم ہے۔

۶- پانی احتیاط سے خرچ کریں۔ بے سبب زیادہ خرچ کرنے سے بچیں۔ بعض لوگ

چلو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ ابل جاتا ہے۔ حالانکہ جو گرا بے کار گیا۔ اس

سے احتیاط چاہیے۔ جس کام کے لئے لیں اس کا اندازہ کر لیں۔ مثلاً ناک

میں پانی چڑھانے کے لئے آدھا چلو کافی ہے۔

۷۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے یا جلدی جلدی تین بار پچ پچ کر لینے سے کلی، اور ناک کی پھنک یا نوک سے پانی چھلا لینے سے وضو میں سنت ادا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ اس کی عادت ڈالنا گناہ ہے اور غسل میں ایسا کرنے سے تو غسل ادا ہی نہیں ہوتا۔ کہ فرض رہ جاتا ہے۔

۸۔ استنجے کے بعد جو پانی برتن میں پچ رہا ہے پاک ہی ہے اس سے وضو جائز ہے اور اس کا پھینک دینا گناہ و ناجائز ہے۔ یوں ہی وضو کے بعد لٹے میں جو پانی پچ رہتا ہے وہ دوسرے وضو یا کسی اور کام میں آسکتا ہے۔ لوگ اسے پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے کہ اسراف میں داخل ہے۔
(در مختار۔ رد المحتار فتاویٰ رضویہ بہار شریعت)

ضروری نہایت ضروری

بدن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو تو جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک تو ہے مگر اس سے وضو یا غسل جائز نہیں۔ (در مختار وغیرہ)
یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی حصہ جو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے۔ اس کے جسم کا کوئی حصہ جو دھلانا ہو، پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا۔ اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔ اس کا پینا اور اس سے آٹا گوند حنا مکروہ ہے۔ ہاں کپڑے وغیرہ دھونے کے کام آسکتا ہے۔ عورتیں اس مسئلہ کی طرف

خاص توجہ دیں۔ وہ اکثر چھنگلی یا کسی انگلی کی گانٹھ پانی میں ڈال کر دیکھتی ہیں کہ گرم ہے یا نہیں اور اس کا انہیں خیال بھی نہیں ہوتا کہ اب یہ پانی نہ وضو کے قابل رہا اور نہ غسل کے۔ ہاں ہاتھ دھو کر ڈالیں تو کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے پانی میں ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو۔ جیسے کھانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا۔ یعنی وضو و غسل کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔ (نور الابصار فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

لیسے پانی کو جو مستعمل ہو گیا اگر وضو یا غسل کے کام میں لانا چاہیں تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں۔ یہ سب پانی کام کا ہو جائے گا۔ (در مختار روالمختار وغیرہ)

وضو کی دعائیں

۱۔ کھلی کرتے وقت :-

اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى تِلَاوَةِ
الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ
وَحَسَنِ عِبَادَتِكَ .

الہی میری مدد فرما، قرآن کی تلاوت
اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبارت پر۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت :-

اللَّهُمَّ ابرحني سائرحة
الجنة ولا تدخني سائرحة النار .

الہی مجھے جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم
کی بدبو نہ سونگھا۔

۳۔ منہ دھوتے وقت :-

الہی تو میرا چہرہ روشن کر جس دن کچھ
چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے
سیاہ۔

اللَّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ
تَبْيِضُ رُجُوعًا وَتَسْوَدُ
وَجْهِي ط

۴۔ داپنا ہاتھ دھوتے وقت :-

الہی میرا نامہ اعمال میرے داپنے ہاتھ
میں دینا اور مجھے آسان حساب کرنا۔

اللَّهُمَّ اعْطِنِي كِتَابِي بِيَسِينٍ
وَخَاتَمِي جَسَابًا لَيْسِيًّا ط

۵۔ باپا ہاتھ دھوتے وقت :-

الہی میرا نامہ اعمال نہ میرے باپس
ہاتھ میں دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے
سے۔

اللَّهُمَّ لَا تَعْطِنِي كِتَابِي
بِشِمَائِي وَلَا مِنْ دَسَائِي
ظَهْرِي۔

۶۔ سر کا مسح کرتے وقت :-

الہی تو مجھے اپنے عرش کے سائے میں
رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے
کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

اللَّهُمَّ اِظْلِفِي تَحْتِ عَرْشِكَ
يَوْمَ لَا يَظِلُّ إِلَّا ظِلُّكَ
عَرْشِكَ۔

۷۔ کالوں کا مسح کرتے وقت :-

الہی تو مجھے ان لوگوں میں کر دے جو
بات سنتے اور اچھی بات پر عمل کرتے
ہیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ
يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ
أَحْسَنَهُ۔

۸۔ گہن کا مسح کرتے وقت :-

الہی یہی گمراہی ناک سے آزاد کر دے

اللَّهُمَّ اَعْتِقْ سَرَقَتِي
مِنَ النَّاسِ .

۹۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت :-

اے اللہ میرا قدم پل صراط پر ثابت
رکھ جس دن اس پر قدم لغزش
کریں گے ۔

اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِي عَلَى
الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الاَقْدَامُ

۱۰۔ بائیں پاؤں دھوتے وقت :-

اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے
اور میری کوشش کو کامیاب بنا، اور
میری تجارت ہلاک نہ ہو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا
وَسَعِيِّي مُشْكُورًا اَوْ تِجَارَتِي
كَنْ تَبُورًا .

۱۱۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی :-

اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں میں
پاک لوگوں میں کر دے ۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاَجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

۱۲۔ پھر کھڑے ہو کر اور آسمان کی طرف منہ کر کے :-

تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری
حمد کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ
سے بخشش چاہتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ .

متفرق مسائل

- ۱۔ جو چیز انسان کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔ مثلاً خون کہ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی تھی کہ منہ بھرنے ہو پاک ہے۔
- ۲۔ خارش یا پھڑپھڑ میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو۔ کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگر چہ کتنا ہی سن جائے پاک ہے۔
- ۳۔ سوتے میں جو رال منہ سے گرے اگرچہ پیٹ سے آئے اور بدبودار ہو، پاک ہے۔
- ۴۔ آنسو دیکھنے میں جو آنسو بہتا ہے ناپاک بھی ہے اور ناقص وضو بھی اس سے احتیاط ضروری ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کمرے وغیرہ سے اس آنسو کو پونچھ لیا کرتے ہیں۔ اور اپنے خیال میں اسے اور آنسوؤں کی طرح سمجھتے ہیں یہ غلطی ہے اور اگر ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔
- ۵۔ شیر خوار بچے (دودھ پیتے) نے دودھ ڈال دیا۔ اگر وہ منہ بھرے نجس ہے۔ دہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے گا ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدے سے نہیں آیا بلکہ سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔
- ۶۔ درمیان وضو میں کوئی ایسی بات ہوئی جس سے وضو جاتا رہا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے۔ وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔
- ۷۔ منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا تو اگر بوتلے کٹورے یا کسی اور برتن

سے منہ لگا کر ہی کیے پانی یا نو لونا کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں چلو میں پانی لے کر کھلی کمرے اور پھر ہاتھ دھو کر کھلی کے لئے پانی لے۔
۸۔ اگر درمیان وضو میں کسی عینو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف دھیان نہ دے یوں ہی اگر وضو کرنے کے بعد شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کریں۔

۹۔ جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا لٹ گیا تو وضو کرنا ضروری نہیں۔ ہاں کمرے تو بہتر ہے اور اگر یہ شبہ بطور وسوسہ کے ہو کہ آٹھتا ہی رہتا ہے تو اسے ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی پیروی ہے

۱۰۔ میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب۔ تو اگر عین یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور اس جگہ کو دھو لے اور اگر بارہا ایسے شبہ پڑتے رہتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ دے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے

فائدہ :- دیہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسے ڈالتا ہے اس کے ہر ایک وسوسے سے بچنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اعوذ باللہ یا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم یا قل اعوذ برب الناس پڑھیں۔ اور وسوسہ کا بالکل نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف عمل کرنا۔ وسوسہ کو دفع کرتا ہے۔

(در مختار۔ رد المحتار۔ بہار شریعت)

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا
فَأَطْفِئُوا | اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ
یعنی غسل کرو۔

اور فرماتا ہے:- كَتِّبَتْ عَلَيْكُمُ الطَّهْرَةُ

(اے مردو تم عورتوں کے قریب نہ جاؤ) یہاں تک کہ وہ حیض والی

عورتیں پاک ہو جائیں۔

چند احادیث کریمہ

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:-

۱- ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔

(ابوداؤد ترمذی)

۲- جو شخص جنابت کے غسل میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا

اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا)

(ابوداؤد)

۳- ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا

نہیں فرماتا۔ تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر منہانا فرض ہے، فرمایا

ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ دھانا پ
 یا اور عرض کیا یا رسول اللہ، کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے۔ فرمایا،
 ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ (ملتا جلتا) ہوتا ہے
 (بخاری و مسلم)

قائد کا :- امہات المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضری خدمت سے پہلے بھی
 احتلام (بدخوابی) سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لئے کہ احتلام میں شیطان
 کا دخل ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات (حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی پاکیزہ ستھری بیبیاں ہماری مقدس مائیں) پاک ہیں۔ اسی
 لئے ان کو حضرت ام سلیم کے اس قول کا تعجب ہوا۔ (بہار شریعت)
 ۴۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب
 ہو۔ (ابوداؤد)

۵۔ حیض والی اور جنب قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔ (ترمذی)
 ۶۔ ان گھروں کا رخ مسجد سے بچو کہ میں مسجد کو حیض والی اور
 جنب کے لئے حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہ فرماتے۔ (ترمذی شریف وغیرہ)

فقہی احکام

غسل میں تین فرض ہیں۔

۱۔ کُلی کرنا :- کہ نہ کے - پزندے گوشتے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ آج کل بہت بے علم یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں نہ کر اگل دینے کو کُلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک پانی نہ پہنچے۔ یوں غسل نہیں آتا۔ نہ اس غسل سے نماز ہو سکے۔ بلکہ فرض ہے کہ ڈاڑھوں کے نیچے، گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، اور زبان کی ہر کمرہ میں حلق کے کنارے تک ہر پزندے پر پانی ہے۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ :- دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جمی ہو جو پانی بہنے سے روکے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے جب کہ چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھایہ کے دانے، گوشت کے ریزے۔ اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھلنے سے دانتوں کی جڑوں میں چوننا جم جاتا ہے کہ چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا، یا عورتوں کے دانتوں میں مستی کی ریخیں جم جاتی ہیں اور ان کے چھیلنے میں ضرر کا اندیشہ ہے تو اس قدر کی معافی ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا :- یعنی دونوں ناکوں کا جہاں تک نرم حصہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک اس کا دھونا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے۔ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر کثافت (رینٹھ) جم گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔

بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔ پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ ہمیں (ردالمحتارہ درمختارہ وغیرہ) ۳۔ تمام ظاہری بدن :- یعنی سر کے بالوں سے، پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پیرے ہر رو ننگے پر پانی بہہ جانا۔ جب تک ایک ایک ذرے پر پانی بہتا ہوا نہ گزرے گا، غسل ہرگز نہ ہوگا۔ (عامہ کتب بہار شریعت)

غسل کی احتیاطیں

غسل میں دو قسم کی بے احتیاطیاں پائی جاتی ہیں۔ جن سے غسل نہیں ہوتا

اور نمازیں برباد جاتی ہیں

اقلے :- پانی کو بعض جگہ نیل کی طرح چڑھتے ہیں یا بھینگا ہاتھ پہنچ جانے پر قناعت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مسح ہوا۔ غسل نہ ہوا۔ غسل میں پانی ہر جگہ بہ جانا ضروری ہے۔

دوم :- اکثر عوام، بلکہ بعض مکھے پڑھے بھی یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا۔ حالانکہ بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے وہ نہیں دھلیں گی اور غسل نہ ہوگا لہذا ہم یہاں تفصیل سے بیان کرتے ہیں خوب توجہ سے پڑھیں اور ہمیشہ دھیان میں رکھیں کہ بدن کے ہر ذرے پر رو ننگے پر پانی بہانا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ وضو میں جن اعضاء کی احتیاط کی جاتی ہے ان کا لحاظ یہاں بھی ضروری ہے۔

ان کے علاوہ خاص غسل میں احتیاط کی جگہیں یہ ہیں۔

- ۱۔ سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا ضروری ہے اور گندھے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے، کھون ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھون ضروری ہے۔
- ۲۔ کانوں میں بانی وغیرہ زلیروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔ اسے پھر دیکھ لیں۔
- ۳۔ کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔
- ۴۔ ٹھوڑی اور نکلے کا جوڑہ بے منہ اٹھائے نہ دھلے گا۔
- ۵۔ دونوں بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔
- ۶۔ بازو کا ہر پہلو اور پیچھ کا ہر ذرہ اور
- ۷۔ پیٹ کی بلیٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔
- ۸۔ ران اور پیڑ کا جوڑہ اور ران اور پنڈلی کا جوڑہ اور
- ۹۔ دونوں سرین کے ملنے کی جگہ۔ اور
- ۱۰۔ رانوں کی گولائی اور پنڈلیوں کی کروٹیں اور
- ۱۱۔ ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھوئیں۔
- ۱۲۔ پستان اور پیٹ کے جوڑے کی جگہ۔ اور
- ۱۳۔ شرمگاہ کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اور پر خیال سے دھویا جائے۔ ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں۔ مستحب ہے لیکن ہی حیض و نفاس سے

فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ لازمی نہیں۔

۱۴۔ ماتھے پر افشال چنی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔ یوں ہی بالوں میں اگر اتنا گوند وغیرہ لگا ہے کہ اس کے ہوتے بال اچھی طرح نہ ہلاں گے تو اس کا چھڑانا بھی ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

شرعیات
(در مختار۔ ردالمحتار۔ فتاویٰ رضویہ بہار)

غسل کی سنتیں

- ۱۔ غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔
- ۲۔ پھر استنجے کی جگہ دھوئیں خواہ ناپاکی ہو یا نہ ہو۔
- ۳۔ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کریں۔
- ۴۔ پھر نماز کا سا وضو کریں مگر پاؤں نہ دھوئیں۔ ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر یا پکے فرش پر نہایتیں تو پاؤں بھی دھولیں۔
- ۵۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑیں خصوصاً جاڑے میں۔
- ۶۔ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائیں۔
- ۷۔ پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر۔
- ۸۔ پھر تین بار سر پر اور تمام بدن پر پانی بہائیں اور یہاں سے ہٹ جائیں اور وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں۔
- ۹۔ نہاتے وقت قبلہ کو منہ نہ کریں۔

- ۱۰۔ تمام بدن پر ہاتھ میری اور ملیں۔
- ۱۱۔ ایسی جگہ نہائیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔
- ۱۲۔ کسی قسم کی نہ بات چیت نہ کریں نہ کوئی دعا پڑھیں۔
- ۱۳۔ بیٹھ کر نہائیں اور نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیں۔
- ۱۴۔ وضو کی سنتیں اور مستحبات کا غسل میں بھی خیال رکھیں۔
(در مختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

- ۱۔ پانچ چیزیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی پانی جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔
منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ (یعنی مستی کی حالت میں) اپنی جگہ سے الگ ہو کر شرمگاہ سے نکلنا۔ لہذا اگر منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلے، یا پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو ان دونوں صورتوں سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔
(ردالمختار)

- ۲۔ احتلام: یعنی سوتے سے اٹھی اور بدن یا کپڑے پر تری پانی تو غسل واجب ہے اگرچہ خواب یا دن آدہ۔ ہاں اگر یقین ہے کہ یہ منی یا مندی نہیں بلکہ پسینہ یا پیشاب ہے یا کچھ اور ہے تو اگرچہ احتلام یاد آوے اور خیال

میں انزال (منی نکلنے) کی لذت ہو، غسل واجب نہیں (ردالمحتار)
مسئلہ :- اگر منی نہ ہونے کا یقین ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں
احتلام ہونا یا نہ ہونا تو غسل نہیں اور یاد ہے تو غسل فرض ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ :- مرد اور عورت ایک چار پانی پر سوتے۔ اور جاگے تو بستر پر منی پانی
گئی اور ان میں سے ہر ایک احتلام کا انکار کرتا ہے تو دونوں غسل کریں۔

(ردالمحتار)

فائدہ :- شہوت کے وقت شروع شروع میں جو چیز شرمگاہ سے سفید رنگت
کی نکلتی ہے اور اس کے نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ خواہش اور بڑھ
جاتی ہے اسے مذی کہتے ہیں اور شہوت کے بعد جب خوب لذت آتی
ہے تو ایک گاڑھی رطوبت شرمگاہ سے نکلتی ہے اسے منی کہتے ہیں۔ منی
نکلنے کے بعد شہوت و خواہش ختم ہو جاتی ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا
ہے اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ مذی نکلنے پر غسل فرض نہیں۔

(ہدایہ فتح القدیر وغیرہ)

۳۔ حشفہ :- یعنی مرد کی شرمگاہ کا سر عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا۔ شہوت
و خواہش ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض کرتا ہے۔ اور
اگر ایک بالغ ہو دوسرا نابالغ تو بالغ پر غسل فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ
غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا۔ (عامہ کتب)

۴۔ حیض سے فارغ ہونا۔

۵۔ نفاَس کا ختم ہونا۔ ان دونوں کی تفصیل آگے آتی ہے۔

متفرق مسائل

- ۱۔ جنس پرچند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر یا سب ادا ہو گئے اور چونکہ غسل کی نیت کی ہے تو سب کا ثواب ملے گا
(فتاویٰ رضویہ - بہار شریعت)
- ۲۔ عورت پر غسل فرض تھا اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا حیض ختم ہونے کے بعد۔ (عالمگیری وغیرہ)
- ۳۔ جس پر غسل فرض ہے اسے چاہیے کہ نہالنے میں دیر نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جنب (جس پر غسل فرض ہوتا ہے) ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے۔ اب دیر لگائے گا تو گناہگار ہوگا۔
(روالمختار وغیرہ)
- ۴۔ جنب اگر کھانا کھانا یا عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منڈھو کر کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھاپی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے۔ اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہانے یا بے وضو کئے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں۔
(روالمختار)
- ۵۔ رمضان میں اگر رات کو غسل کی حاجت ہوئی تو بہتر یہی ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہالے تاکہ روزے کا ہر حصہ ناپاکی سے خالی ہو اور اگر غسل نہ کیا تو

بھی روزے میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغہ اور ناک میں پانی چڑھانا، یہ دونوں کام فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کر لے کر پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی دیر لگادی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کردی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ (عالمگیری وغیرہ)۔
 ۶۔ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو سجد میں جانا، قرآن مجید چھونا، یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، یا ایسا تعویذ چھونا جس پر آیت لکھی ہوئی ہے، حرام ہے (ردالمحتار وغیرہ)

۷۔ قرآن جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں، یوں ہی رومال وغیرہ ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنے جسم پر ہے نہ قرآن پر چڑھا ہوا، تو جائز ہے ہاں کرتے کی آستین، دوپٹے کے انچل یا جو چادر چڑھی ہوئی ہے اس کے کونے سے چھونا حرام ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

۸۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کھلی کر کے پڑھیں۔

۹۔ اذان کا جواب دینا ان سب کو جائز ہے (ردالمحتار)

۱۰۔ قرآن کی کوئی آیت اگر دعا کی نیت سے پڑھی جیسے شکر کے موقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا بَرِّئَ لِيْ مِنَ الْيَسْرِ اِنَّا اِلَيْهَا رَاٰجِعُوْنَ کہا تو کچھ حرج نہیں (ردالمحتار)

۱۱۔ جس کا وضو نہ ہو اسے بھی قرآن کریم یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے ہاں بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں (درمختار)

کس پانی سے وضو و غسل جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ :- مینہ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کنوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وضو و غسل جائز ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ :- جس پانی میں کوئی چیز مل گئی ہو کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ٹنا ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ (نور الایضاح وغیرہ)

مسئلہ :- اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کا ٹنا ہو جیسے صابن یا بیری کے پتے تو وضو جائز ہے۔ ہاں اگر وہ پانی گارھا ہو جائے تو وضو و غسل جائز نہیں (در مختار وغیرہ) اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے پانی کارنگ یا مزہ یا بو بدل گئی مگر اس کا پتلپن نہ گیا۔ جیسے ریتا، چونایا تھوڑی سی زعفران تو وضو و غسل جائز ہے اور جو زعفران کارنگ آتا آجائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو و غسل جائز نہیں۔ یوں ہی پڑیا کارنگ۔ (قدوری در مختار وغیرہ)

مسئلہ :- بہت پانی کہ اس میں تنکا ڈالیں تو بہاے جانے پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ ہاں اگر جس چیز سے پانی کارنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا۔ اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا

کہ نجاست نیچے بیٹھ جائے اور اس کا رنگ، بو، مزہ ٹھیک ہو جائیں۔
(رد المحتار وغیرہ)

مسئلہ:- مینہ برستے ہیں چھت کے پرملے سے جو مینہ کا پانی گرمے وہ پاک ہے
اگرچہ چھت پر جا بجا نجاست پڑی ہو۔ جب تک کہ نجاست سے پانی
کا کوئی وصف رنگ، مزہ، بو نہ بدلے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہنا موافق
ہو گیا تو اب چھت پر ٹھہرا ہوا پانی اور چھت سے ٹپکے ناپاک ہیں۔
(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:- وہ بڑے حوض جو عموماً مسجدوں میں بناتے جاتے ہیں یا جنگل کے
وہ گڑھے اور تالاب جو درہ درہ ہوں (یعنی جس کی لمبائی چوڑائی سو
ہاتھ ہو) ان کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک
ہو گا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے (عامہ کتب)

مسئلہ:- کسی درخت یا پھل کے پھولوں سے پانی سے وضو و غسل جائز نہیں
جیسے کیلے کا پانی یا انگور و انار اور تر بوز کا پانی اور گنے کا رس (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:- جو پانی گرم ملک میں، گرم موسم میں، سونے چاندی کے علاوہ کسی اور
دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اسے کسی
طرح استعمال نہ کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ گیا
جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال
میں برص (سفید داغ) کا اندیشہ ہے مگر پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا
ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :- جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔ (عامہ کتب) وضو یا غسل کرتے وقت پانی کے قطرے لڑے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا (عامہ کتب)

مسئلہ :- نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پینا یا اس سے وضو و غسل کرنا یا کسی اور کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا بس کا وہ لوکر ہے اس کے سوا کسی اور کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دیدے۔ اور اگر وضو و غسل کر لیا تو ہو جائے گا مگر گناہگار ہو گا۔ یہاں سے استادوں اور استانیوں کو سبق لینا چاہیے وہ اکثر نابالغوں سے نل یا کنوئیں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح نابالغ کا بھرا ہوا پانی بغیر اجازت استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ :- بچے نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر معلوم ہے کہ اس کے ہاتھ پر نجاست تھی جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس نہ ہو مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ - بہار شریعت)

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ :- جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے جو پائے ہوں یا پرندے، ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گلے، بیل، جنس، بکری، کبوتر، تھیر وغیرہ یوں ہی گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ :- جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے۔ یوں ہی بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نجاست کھانی اور اسی حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا۔ یا بیل، بھینسے، بکرے نے حسب عادت مارہ کا پیشاب سونگھا اور اس سے اکل کا منہ ناپاک ہو گیا اور اسی حالت میں پانی میں منہ ڈال دیا تو ان صورتوں میں پانی ناپاک ہو گیا۔

مسئلہ :- سور، کتا، چیتا، بھیریا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ مسئلہ۔ پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے۔ خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

مسئلہ :- اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکر، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے۔ اور یہی حکم کوءے کا ہے۔ یوں ہی گھریں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ :- گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے۔ لہذا اس سے وضو و غسل نہیں ہو سکتا۔

(عامہ کتب)

متفرق مسائل

- ۱۔ کتنے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استوا۔ چکنا ہے تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار دھو کر سکھانا ضروری ہے۔

- لوہنی چینی کے برتن میں بال ہو یا اور برتن میں دراز ہو تو تین بار سکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔
- ۲۔ معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو پانی نجس ہو گیا اسی طرح شراب خور کی مونچھیں بڑھی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔
- ۳۔ بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو برتن ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہتا تو ناپاک نہیں۔
- ۴۔ جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو و غسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کئی کئی پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ مستعمل ہو گیا۔
- ۵۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔
- ۶۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو و غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کر لے اور تیمم بھی ورنہ نماز نہ ہوگی۔
- ۷۔ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔
- ۸۔ مثلے کوکتے نے اوپر سے چاٹ لیا تو اس کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔
- ۹۔ مشکوک جھوٹے کو کھانا پینا نہیں چاہیے۔
- ۱۰۔ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے اور جس کا جھوٹا

مکروہ اسکی کالعب اور پسینہ بھی مکروہ ہے ۔

۱۱۔ گدھے، بچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ

لگا ہو۔ (در مختار۔ رد المحتار وغیرہ)

تیمم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :-

وَإِن كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ

سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا

مَاءً فَاتَّيَبُوا بِوَأَصْبِغًا لَّهِبًا

فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں
کا کوئی پاخانے سے آیا یا عورتوں سے صحبت
کی اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو
تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے
مسح کرو۔

چند احادیث کریمہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :-

۱۔ منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر نفیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں

۱، ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کے مثل کی گئیں اور (۲) ہمارے

لئے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور (۳) جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی

خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی (مسلم شریف)

۲۔ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی

پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (وضو و غسل) کرے کہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

(ابوداؤد ترمذی)

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آگیا مگر ان کے پاس پانی نہ تھا۔ مجبوراً پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر پانی مل گیا۔ ان میں سے ایک صاحب نے وضو کر کے اپنی نماز دہرائی مگر دوسرے نے نہ دہرائی۔ پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس کا ذکر کیا تو جس نے نماز دہرائی نہ تھی اس سے فرمایا تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز دہرائی تھی۔ اس سے فرمایا تجھے دو نالواب ہے۔ (ابوداؤد)

فقہی احکام

جس کا وضو نہ ہو یا اسے نہانے کی نہ ورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو یعنی استعمال نہ کر سکتا ہو۔ تو وضو و غسل کی جگہ تیمم کرے اور پانی پہ قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:-

۱۔ ایسی بیماری کہ وضو و غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو۔ خواہ یوں کہ اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری تر ہوتی ہے یا یوں کہ کسی ایسے الیق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہ دیا ہو کہ پانی نقصان پہنچائے گا۔ لہذا فاسق خیال ہی خیال بیماری بڑھے گا ہو یا کسی کا فہ یا فاسق یا مومن حکیم نے

کہدیا ہو کہ پانی نقصان پہنچائے گا تو اس کا اعتبار نہیں۔ لہذا تیمم کرنا جب تک نہ ہوگا۔

- ۲۔ چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہیں۔
- ۳۔ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو، اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اڑھے نہ آگ ہے جس سے تاپ سکے۔
- ۴۔ درندے یا دشمن کا خوف یا کسی موزی کا صحیح اندیشہ ہو۔
- ۵۔ یہ جنگل میں ہے اور رڈوں رسی نہیں کہ پانی بھرے۔
- ۶۔ پیاس کا خوف کہ اگر وضو یا غسل کر لیا تو وہ خود یا اس کا ساتھی پیاسا رہ جائے گا اور پانی کا دور تک پتہ نہیں۔
- ۷۔ پانی کا گراں (ہنگامہ) ہونا یعنی جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو نامانگتا ہے۔
- ۸۔ یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں ساتھی بچھڑ جائیں گے یا ریل چھوٹ جائے گی۔
- ۹۔ یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیبین کی نماز جاتی رہے گی۔
- ۱۰۔ جو شخص میت کا ولی نہیں اسے نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو۔

(عامہ کتب بہار شریعت)

متفرق مسائل

- ۱۔ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں، اہل اگر ایسی جگہ ہے

- کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کر لے۔ (عالمگیری)
- ۲۔ اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے ہاتھ اور پورے سر کا مسح کرے۔ (فتاویٰ رضویہ)
- ۳۔ ساتھ میں زرم شریف ہے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔
(در مختار وغیرہ)
- ۴۔ بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کر لے یا اس کو پاک کر لے تو حکم ہے کہ پہلے اسے پاک کرے پھر تیمم کرے۔ (روالمختار)
- ۵۔ وقت اتنا تنگ آگیا کہ وضو یا غسل کرے گی تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ پھر وضو یا غسل کر کے نماز کو دہرائے۔
(فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)
- ۶۔ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔
(روالمختار)
- ۷۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں، نمازی کی صورت بنائے یعنی نماز کی نیت کے بغیر نماز کے تمام حرکات بجالائے۔
- ۸۔ وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ (غامہ کتب)
- ۹۔ نماز اس تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت کے لئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہیں تو اگر مسجد میں جانے یا

قرآن مجید چھونے یا زیارت قبر یا میت کو دفن کرنے کی نیت سے تیمم کیا، اس سے نماز جائز نہیں۔ بلکہ جس کے لئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں (عالمگیری)

۱۰۔ جس پر غسل فرض ہے اسے پانی نہ ملا اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے اس نے تیمم کیا تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے اور سجدہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا اس سے نماز نہ ہوگی (مراقی الفلاح)

۱۱۔ جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کے لئے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرے دونوں ہو جائیں گے (رد المحتار دغیرہ)

تیمم کا مسنون طریقہ

مسند تیمم میں تین فرض ہیں:-

۱۔ نیت:- تو اگر کسی نے ہاتھ مٹی پہ مار کر نہ اور ہاتھوں پہ پھیر لیا اور نیت نہ کی۔ تیمم نہ ہوگا۔

۲۔ سادے سر پہ ہاتھ پھیرنا:- اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوگا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر جگہ باقی نہ رہ جائے۔ ورنہ تیمم نہ ہوگا۔ (عائے کتب)

تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے ہاتھ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین یا مٹی یا

اور کسی ایسی جہ پر جس پر مٹی یا غبار ہو مارے انگلیاں کھلی رکھے اور پھر ہاتھوں زجھاڑے اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارے نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔ پھر دوبارہ یوں ہی کرے۔ اور پہلے دلہنے ہاتھ کا مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کا۔ اس طرح کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ، چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو چھوتی ہوئی گئے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے۔ یوں ہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔ (عامہ کتب)

کچھ اور مسائل!

- ۱۔ عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکالنے اور نہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی۔ اور نتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی نہ رہیں رہی۔
- ۲۔ انگوٹھی، چھلے پہنے ہو تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کنکن چوڑیاں جتنے زبور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچا کر اس کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

- ۳۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔
- ۴۔ ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر نہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا یا ایک یا دو انگلیوں سے مسح کیا اگرچہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو تو تیمم نہ ہوا۔
- ۵۔ تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ جو چیز آگ سے جل کر نہ رکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ جنس زمین سے ہے۔ جیسے ریتا، چونا، ہڑتال، گیر و وغیرہ۔
- ۶۔ گیسوں جو وغیرہ غلہ اور لکڑی، شیشے وغیرہ پر اگر اتنا غبار ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے اور ہاتھ میں نہ لگتا ہو تو نہیں چلے گی دیوار پر بھی تیمم جائز ہے۔
- ۷۔ جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا دوسرا بھی کر سکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز یا مکروہ ہے۔ غلط ہے۔
- ۸۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔
- ۹۔ جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ تیمم کے بعد پانی گئی تو تیمم ٹوٹ گیا۔ جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا۔ یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس پہنچ جائے۔
- ۱۰۔ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے نقصان نہ پہنچے گا۔ تو تیمم جاتا رہا۔
- ۱۱۔ پانی پر گزرا اور اپنا تیمم یاد نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔ (عالمگیر و المختار بہا شریعت)

حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :-

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
قُلْ هُوَ آذَىٰ نَاعْتِزِلُوا فِي
الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوا فِيهَا
يَطْهَرُونَ فَإِذَا طَهَّرْتُمُ
هِنَّ مِنْ حَيْثُ آمَرَكَ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الَّذِينَ
يُحِبُّونَ
الْمُطَهَّرِينَ

اے محبوب تم سے لوگ حیض کے بارے
میں سوال کرتے ہیں تم نہ مارو وہ گندے
چیز ہے تو حیض میں عورتوں سے بچو اور
ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ
ہوئیں تو جب پاک ہو جائیں ان کے پاس
اس جگہ سے جاؤ جس کا اللہ نے تمہیں حکم
دیا ہے۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے
توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک
رہنے والوں کو۔

حیض کی حکمت :- بالغ عورت کے بدن میں قدرتی طور پر خون پیدا
ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے۔ اور بچے کے دور در پینا
کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ
میں اس کی تباہی پر جن جائے یہی وجہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے شروع کے
دنوں میں خون نہیں آتا اور جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانے کا زمانہ اگر بدن
سے نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ ۱: - بالذہ عذرت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری

یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہوا سے حیض کہتے ہیں۔ اور بیماری سے ہو تو

استحاضہ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہوا تو نفاس کہتے ہیں (عامہ کتب)

مسئلہ ۲: - حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے۔ ایک منٹ

بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ ۳: - کرن چمکی تھی کہ حیض شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن

چمکتے ہی وقت ختم ہوا تو حیض ہے اگرچہ ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے

ضروری نہیں۔ مگر طلوع سے طلوع تک یا غروب سے غروب تک ضرور ایک

دن رات ہے۔

مسئلہ ۴: - طلوع و غروب کے علاوہ اگر کسی اور وقت حیض شروع ہوا تو وہی

۷۲ گھنٹے کا ایک دن رات یا بجائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع

ہوا تو کل ٹھیک ۹ بجے ایک دن رات ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ ۵: - دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا، تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے

آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے۔ بعد کا استحاضہ۔ اور اگر پہلے اسے

حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا زیادہ

ہوا استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اسے عادت پانچ دن کی تھی اب

خون آیا دس دن تو کل حیض ہے اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت

بدل گئی لیکن اگر دو سے دن سے زیادہ مثلاً گیارہ یا بارہ دن خون آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے۔ اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن خون آیا کبھی پانچ دن تو پھپلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی دن استحاضہ کے۔ (روالمختار۔ مرقا الفلاح وغیرہ)

مسئلہ:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے۔ جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔

مسئلہ:۔ کم از کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچیس سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایسا کہتے ہیں۔ تو نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اور پچیس سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔ ہاں اس پھپلی صورت میں اگر خاص خون آئے یا جیسے پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

(روالمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدمی سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ استحاضہ ہے۔

(روالمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آگیا تو یہ استحاضہ ہے (روالمختار)

مسئلہ: حیض اسی وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارج میں آیا ہو۔
 کوئی پکڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرجِ خارج میں نہیں داخل ہی
 میں رکا ہوا ہے تو جب تک پکڑا نہ کالے گی حیض دانی نہ ہوگی نماز پڑھے گی
 روزہ رکھے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، پیلا
 سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ تو دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی
 میلا پن ہے تو وہ حیض ہے۔ دن رات کے بعد بھی ہے۔
 عادت وان کے لئے جو دن عادت کے ہیں وہ حیض ہوا۔
 والے دن استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن
 استحاضہ۔

مسئلہ: گدی جب تڑھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا۔ بعد سوکھ جانے کے
 سفید ہو گئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید
 تھی مگر سوکھ کر زرد ہو گئی تو یہ حیض نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں
 جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون
 آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور باقی بیس دن
 استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتنے۔ اور
 اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے
 ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے۔ باقی جو دن بحین دہ استحاضہ۔

سُئِلَ : جس عورت کو عمر بھر خون نہیں آیا یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی۔ اور ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو فقط وہ تین دن رات حیض کے ہی باقی ہمیشہ کے لئے پاک (ردالمحتار)

سُئِلَ : جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانے میں نماز روزہ کے لئے ہر مہینہ میں دس دن حیض کے سمجھے اور بیس دن استحاضہ (ردالمحتار)

سُئِلَ : جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زیادہ خون آکر بند ہو گیا پھر طہارت کے چند روز پورے نہ ہوتے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے۔ جیسے کسی کو پہلے پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے (ردالمحتار)

سُئِلَ : جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی رات دن۔ اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے شمار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے۔ اور روزہ رکھے۔ (جب کہ رمضان ہوں) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور مدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت

یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے، یعنی ساتویں دن اس سے
 قریب جائز نہیں (بدائع)

^{۱۸}مسئلہ:۔ کسی کو ایک دو دن خون آکر بند ہو گیا اور شروع ہوئے دس دن پورے رہے
 تھے کہ پھر خون آیا اور دسویں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں
 اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو دو صورتیں ہیں۔ اگر پہلے کی
 عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض باقی استحاضہ۔ اور
 اگر پہلے کی عادت معلوم نہیں تو دس دن حیض کے باقی استحاضہ۔
 (بدائع وغیرہ)

^{۱۹}مسئلہ:۔ کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہوا اب اس سے ایک
 دن پہلے خون آکر بند ہو گیا۔ پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں
 دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت
 کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے
 دن معین نہ تھے تو یہ دسوں دن خون نہ آنے کے حیض کے ہیں اور المختار

^{۲۰}مسئلہ:۔ جس عورت کو تین دن سے کم آکر خون بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے
 نہ ہوئے تھے کہ پھر آ گیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض
 ہے۔ اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار
 کرے ورنہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ
 (روالمختار وغیرہ)

^{۲۱}مسئلہ:۔ کسی کو پورے تین دن رات خون آکر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس

سے زیادہ کی تھی۔ پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لئے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور یہ کہا جائے گا کہ عادت بدل گئی۔

مسئلہ: تین دن رات سے کم خون آیا پھر سندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ۔ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔ (بہار شریعت)

نفاس کا بیان

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اب اس کے متعلق مسائل کے بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔ اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔ اور اس بیان میں جہاں بچہ پیدا ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آجانا ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ: کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے

دن خون آیا تھا۔ تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ ہے، وہ استحاضہ۔ جیسے عادت تیس دن کی تھی اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

(در مختار۔ روال مختار)

مسئلہ: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔ (در مختار)

مسئلہ: حل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں، تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حیض ہے اور اگر تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے (روال مختار)

مسئلہ: پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکلنے کے بعد نفاس ہے (در مختار وغیرہ)

مسئلہ: حل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہلا سکتا ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ جیسا کہ ابھی اوپر گزرا۔ (در مختار۔ روال مختار)

مسئلہ: حل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں

زیادہ ہے کہ حمل کتنے دن کا تھا کہ اسی سے عضو کا بننا بند معلوم ہو جاتا
یعنی ۱۲ دن (چار ماہ) ہو گئے ہیں۔ تو عضو بن جانا قرار دیا جائے گا۔ اور
بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا۔ تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے
کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد مہا کر نماز شروع کر دے
اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: جس عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کی پیدائش کے
درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ ہونے کے بعد سے نفاس
سمجھا جائے گا۔ پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے
سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استخاضہ۔ اور اگر چالیس دن کے بعد
پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استخاضہ ہے۔ نفاس نہیں۔ مگر
دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔
(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اگر دونوں بچوں کی پیدائش میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو
دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے
اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

حیض و نفاس سے متعلق احکام

۱۔ حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا، دیکھ کر ہو یا زبانی،

یا اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چوٹی یا حاشیہ کو ہاتھ لگے یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یا اگرچہ کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آٹھل یا کسی ایسے کپڑے سے چھوئے جس کو پہنے اور رکھے ہوئے ہو تو یہ سب حرام ہیں۔ ہاں جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

۲۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو تو اس کا بھی چھونا حرام ہے اور قرآن کیساتھ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔ (درمختار عالمگیری وغیرہ)

۳۔ معلمہ (قرآن پڑھانے والی) کو حیض و نفاس کی حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانا چاہیے اور سبجے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(ردالمحتار)

۴۔ قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے اذکار مثلاً کلمہ شریف، درود شریف استغفار وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو یا کھلی کر کے پڑھنا بہتر۔ اور ویسے بھی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں (درمختار۔ ردالمحتار)

۵۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی، درود شریف اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر تک نماز پڑھتی تھی تاکہ عادت رہے۔ (عالمگیری)

۶۔ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (عامہ کتب)

- ۷۔ ایسی عورت کو مسجد میں جانا، یا خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ یوں ہی سجد سے گزرنا۔ یا اس حالت میں سجدہ شکر و سجدہ تلاوت کرنا حرام ہے۔ اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (در مختار۔ ردالمحتار وغیرہ) ان عید گاہ کے اندر جانا یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے (ردالمحتار وغیرہ)
- ۸۔ اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے بلکہ نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں۔ ان روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ (در مختار عالمگیری)
- ۹۔ نماز کا وقت آخر آگیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آیا یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہو گیا کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔ (عالمگیری)
- ۱۰۔ نماز پڑھتے میں حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)
- ۱۱۔ حیض والی کو تین دن سے کم خون آکر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے۔ ہنہانے کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب ہنہانے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا کرے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں۔ قضا کی ضرورت

نہیں۔ اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

۱۲۔ جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے، یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کمر کے نماز پڑھنا شروع کر دے عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

۱۳۔ عادت کے دنوں سے خون زیادہ آگیا (دن چڑھ گئے) تو حیض میں دس دن اور نفاس میں ۴۰ دن تک انتظار کرے۔ اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہادھو کر نماز پڑھے اور جب اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔ نماز کی بھی اور روزوں کی بھی۔

۱۴۔ حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت سب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔ (عالمگیری روالمختار وغیرہ)

۱۵۔ حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا۔ اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی۔ نہا کر اس کی قضا کرے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی قضا کرے۔ اور اتنا

وقت نہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

۱۶۔ اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے۔ اگر نہالے تو بہتر ورنہ بے نہائے نیت کہہ لے اور صبح کو نہالے۔ اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ اس پر فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔ (درمختار ردالمحتار)

۱۷۔ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔
(عالمگیری وغیرہ)

۱۸۔ حیض و نفاس والی کو اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً۔ روزہ دار کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں (جوہرہ) مگر چھپ کر کھانا بہتہ ہے خصوصاً حیض والی کے لئے۔ (بہار شریعت)

۱۹۔ حیض و نفاس والی پاک ہو گئی کچھ دن باقی رہ گیا ہے تو اسے روزے کی مثل گزارے اور اس روزے کی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

۲۰۔ عورت سمٹنے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو حیض کا اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ لہذا اگر عشا کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے

پراس کی قضا فرض ہے۔

۲۱۔ حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے۔ نہا کر عشا کی قضا پڑھے۔ (در مختار۔ ردالمحتار وغیرہ)

۲۲۔ ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے اسے جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کبلیا تو سخت گناہ کی بات ہے۔ اس پر توبہ فرض ہے۔ اب اگر شروع دنوں میں کیا تو ایک دینار اور آخری دنوں میں کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے۔ (در مختار۔ ردالمختار)

۲۳۔ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا بھی جائز نہیں جب کہ بدن پر کپڑا وغیرہ موجود نہ ہو۔ شہوت سے ہو یا بے شہوت۔ ہاں اگر بدن پر کوئی ایسی چیز ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

۲۴۔ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی بوس و کنار بھی جہلہ ہے۔ (در مختار)

۲۵۔ عورت اس حالت میں شوہر کے ساتھ کھاپی سکتی ہے بلکہ دونوں ایک پلنگ پر سو بھی سکتے ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے (در مختار۔ ردالمختار) ہاں ہمراہ سونے میں شہوت کا غلبہ ہو اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوتے اور اس کا غالب گمان ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔ (بہار شریعت)

۲۶۔ پورے دس دن پر حیض ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع (صحبت)

جائزہ ہے۔ اگرچہ بتک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد
جماع کرے۔ اور دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک غسل نہ کرے
یا نماز کا وہ وقت جس میں پاک ہوئی وہ گزر جائے، جماع جائز نہیں۔
اور اگر اتنا وقت نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے
تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کر لے تو جماع جائز ہے ورنہ
نہیں۔ (در مختار وغیرہ)

۲۷۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے، جماع
نا جائز ہے۔ جب تک کہ عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔ مثلاً کسی کی
عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر
نماز شروع کر دے۔ مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔
(عالمگیری وغیرہ)

۲۸۔ عورت حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور
غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک کہ اس تیمم سے نماز
نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو غسل نہ کیا صحبت
جائز ہے۔ (در مختار۔ روال مختار)

۲۹۔ عورت کو یہ جائز نہیں کہ اپنا حیض اپنے شوہر سے چھیلے کہ ہمیں وہ
نادانستہ جماع نہ کر لے۔ جیسا کہ یہ جائز نہیں کہ وہ خود کو حیض والی ظاہر
کرے۔ حالانکہ وہ حیض والی نہیں۔ (مراتی الفلاح)

۳۰۔ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔ (روال مختار)

۳۱- بچے ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہو اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گن ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ اگر قیام رکوع سجود نہ ہو سکے تو اشارے سے پڑھے۔ وضو نہ کرے تو تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوتی تو بہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔ (بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ)

ضروری نہایت ضروری

نفاس میں عورت کو زچہ خلعے سے نکلنا جائز ہے۔ اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ان علاقوں میں جو بعض جگہ ان کے برتن الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یا انہیں کسی برتن سے ہاتھ لگانے نہیں دیتیں، یہ سب وہی تباہی باتیں اور ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بے ہودہ رسموں سے دور رہنا لازم ہے۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اور اگر نہہلے میں بیماری کا پورا اندیشہ ہے تو تیمم کریں اور نماز پڑھیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

استحاضہ کے احکام

وہ خون جو بالغ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی طور پر

اور نہ بچہ کی پیدائش کے بعد، بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے ہوا سے استحاضہ کہتے ہیں۔
اس کے بعض احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ استحاضہ میں نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

(عامہ کتب)

۲۔ استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو

کر کے نماز ادا کر سکے۔ تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک، اسی

حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور (عذر والی) کہا جائے گا۔ ایک

وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ خون آنے سے

اس کا وضو نہ جائے گا۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

۳۔ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون کو روک سکتی ہے کہ وضو کر کے

نماز پڑھے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ (درمختار)

۴۔ استحاضہ والی اگر غسل کر کے نہلہ کی نماز آخر وقت میں، اور عصر کی نماز

وضو کر کے اول وقت میں، اور مذہب کی نماز غسل کر کے آخر

وقت میں، اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر بھی

غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو ہمیشہ میں ارشاد

ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے

(ابوداؤد ترمذی)

۵۔ ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا نماز کا گند

کیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔ اس کا

بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے۔ اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔ جیسے دست آنا، یا ہوا خارج ہونا یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنے یا پھوڑے وغیرہ سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا۔ کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔
(در مختار۔ ردالمختار وغیرہ)

۶۔ فرض نماز کا وقت نکل جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا۔
(عامہ کتب)

۷۔ جب پورا وقت گزر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جسکی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہا۔
(در مختار وغیرہ)

۸۔ معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسری چیز توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جسے نکسیر کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا۔ (عامہ کتب)

۹۔ معذور نے کسی دوسرے عذر کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ عذر جس کی وجہ سے یہ معذور ہے منقطع تھا مگر وضو کرنے کے بعد یہ عذر پایا گیا تو وضو جاتا رہا۔ جیسے استنجاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا۔

بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پانی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

۱۰۔ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے۔ مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر فرض ہے۔ (عالمگیری)

۱۱۔ معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک دم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھ لے اور اگر دم کے برابر ہے، تو پہلی صورت میں دھونا واجب ہے اور اگر نجاست دم سے کم ہے تو دھونا سنت ہے۔ اور دوسری صورت میں نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

۱۲۔ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے دنو ٹوٹے نہ معذور ہو اور نہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔ (عامہ کتب)

نجاست کا بیان اور اس کے احکام

نجاست دو طرح کی ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غلیظ

کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اسے خفیف کہتے ہیں۔ (عامہ کتب)

ان دونوں نجاستوں کے متعلق بعض احکام یہ ہیں۔

۱۔ نجاستِ نلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گناہ بھی ہوا۔

اور اگر درم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کے نماز پڑھی تو اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور قصداً پڑھ کر گناہ بھی ہوا۔ اور اگر درم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کے نماز پڑھ لی تو ہوگی مگر سنت کے خلاف ہوئی اس کو دہرا لینا اچھا ہے (در مختار وغیرہ)

۲۔ نجاستِ خفیفہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصے یا بدن کے جس عضو پر لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم اور آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم، یہ نہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

(در مختار وغیرہ)

۳۔ نجاست اگر گاڑھی (دلِ وللی) ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر وغیرہ تو درم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشہ ہے۔ اور اگر تیلی ہو جیسے آدمی کا پستیاب اور شراب تو درم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت میں اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر یعنی تقریباً یہاں

کے روپے کے برابر ہے۔ (عامہ کتب)

نجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو حکم الگ الگ بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ کپڑے یا بدن میں لگے۔ اور اگر کسی پتلی چیز جیسے سرکہ یا پانی میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ وہ چیز کل ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ ایک قطرہ گرمے مثلاً پیشاب کا ایک قطرہ پانی کے بڑے ٹکے میں گر گیا تو سب ناپاک ہو گیا۔ (در مختار وغیرہ)

پاخانہ، پیشاب، بہتا ہوا خون، پیپ، منہ بھرتے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مزی، ودی، دکتق آنکھ سے، یا ناف پستان سے درد کے ساتھ نکلنے والا پانی، دودھ پیتے لٹکے اور لڑکی کا پیشاب، دودھ پینے والے بچہ نے جو دودھ ڈال دیا اور منہ بھر ہے۔

خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور جربی، حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، بچرا، ہاتھی، سور کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید۔

ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گتے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ کی مینگنی، اور جو پرندک اور نجانہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی اور بط، چھوٹی ہو یا بڑی۔

سور کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو۔ چھپکلی یا گرگٹ کا خون، ہاتھی کی سوند کی رطوبت، اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے دندے چوپایوں کا لعاب، سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ

اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے۔ یوں ہی ان کی کھال
 اگرچہ پکالی گئی ہو۔ یہ بھی حرام جانوروں کا پتہ۔
 اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی اور سیندھی اور حرام جانوروں
 کا دودھ، یہ سب چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں۔

(در مختار۔ رد المحتار۔ بہار شریعت)

- ۶۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب، گھوڑے کا پیشاب،
 اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہ ہو اس کی بیٹ،
 حلال جانوروں کا پتہ۔ یہ سب چیزیں نجاستِ خفیفہ ہیں (عامہ کتب)
 ۷۔ ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانے کا۔ (عامہ کتب)
 ۸۔ نجاستِ غلیظہ، خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہے۔ اگرچہ خفیفہ زائد
 ہو۔ (در مختار، رد المحتار)

- ۹۔ مچھلی اور پانی کے دوسرے جانوروں کا خون، مچھر کا خون اور خچر و گدھے
 کا لعاب اور سینہ اور جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، مینا
 ان کی بیٹ اور جو خون زخم سے بہا نہ ہو اور گوشت، تلی، کلیجی میں جو
 خون باقی رہ گیا ہو، ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی یہ ساری چیزیں
 پاک ہیں کہ بدن یا کپڑے پر لگ جائیں تو ناپاک نہ ہو گا (در مختار وغیرہ)
 ۱۰۔ گوشت، تلی، کلیجی وغیرہ اگر بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر
 دھوئے پاک نہ ہونگی۔

(در مختار)

متفرق مسائل

- ۱- پیشاب کی نہایت باریک چھٹیوں، سوئی کی نوک برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ اور ایسا کپڑا اگر پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (در مختار وغیرہ)
- ۲- کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ اور نجاست خفیہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔ (رد المحتار)
- ۳- ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا پٹیا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بوا اس کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نمی آجانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو اب پاک کپڑا بھی ناپاک ہو جائیگا اور اگر ناپاک کپڑے میں پیشاب یا شہاب کی تری ہے تو پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری)
- ۴- ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک نہ تھا، دونوں کو لپیٹ دیا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک نہ ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اب اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ بھی ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

۵۔ پانخانے پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے یا بدن پر بیٹھیں تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔

(عالمگیری)

۶۔ راستے کی کچھڑیاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے پر لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔

(ردالمحتار)

۷۔ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں تو کپڑا نجس نہ ہوا، مگر دھو لینا بہتر ہے (بہار شریعت)

۸۔ کتابدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو، بدن اور کپڑا پاک ہے۔ ہاں اس نے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (عالمگیری)

۹۔ پاک مٹی میں ناپاک پانی مہیا تو مٹی نجس ہوگئی۔ (عالمگیری)

۱۰۔ عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔ کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں۔ ہاں بہتر ہے۔ بشرطیکہ منی یا مہزی یا خون اس میں مخلوط نہ ہو۔ (شامی)

۱۱۔ جو گوشت سڑ گیا بد بو لے آیا، جس نہیں۔ اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں)

جیسے شراب یا گوبر، لید وغیرہ غلیظ چیزیں، یہ جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور

نہ تہہ پائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ
 دوجے تو اب پاک ہے اور جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے
 سے ناپاک ہو جائیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ (عارہ کتب) مثلاً
 ۱۔ پانی (اگرچہ مستعمل ہو) اور ہر بہنے والی چیز سے جس سے نجاست دور ہو
 جائے دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے
 نجاست دور کر سکتے ہیں مگر بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک
 کرنا جائز نہیں کہ فضول خرچی ہے۔ (درمختار و المختار)

مسئلہ:۔ نجاست اگر دل دار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے
 میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگرچہ چار
 پانچ مرتبہ دھونا پڑے۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے
 تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا رنگ یا بدبو باقی ہے تو اسے بھی
 دور کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر اس کے دور کرنے میں دقت پیش
 آئے تو تین مرتبہ دھولینا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ نجاست اگر رقیق (پتلی بہنے والی) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور
 تینوں مرتبہ خوب نچوڑنے سے پاک ہو گا۔ خوب نچوڑنے کے معنی یہ ہیں
 کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس
 سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہ نچوڑا تو
 کپڑا پاک نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ :- پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا چاہئے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی ۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند پکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں (عاطلیگری) مسئلہ :- پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا ۔ (بہار شریعت)

مسئلہ :- دودھ پیتے لٹکے اور لٹکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب بدن یا کپڑے میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور ہر مرتبہ نچوڑنا پڑے گا (ردالمحتار وغیرہ) مسئلہ :- جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی) جو تاد وغیرہ ان کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے ۔ یوں ہی دو مرتبہ دھوئیں ۔ جب تیسری مرتبہ پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی ۔ اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں ۔ یوں ہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں ہے بھی یوں ہی پاک کیا جائے ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ :- اگر ایسی چیز ناپاک ہو گئی کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوتی ۔ جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لہے ، تانبے ، پتیل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین مرتبہ دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یہی حکم بدن کا ہے کہ اسے صرف تین بار دھولینا ہی کافی ہے ۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ :- یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں ۔ بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی وہ چیز پاک ہو جائیگی (ردالمحتار)

۲- لوبے اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ جیسے چھری
چاقو وغیرہ، یہی حکم آئینے، شیشے اور حینی کی بنی ہوئی چیزوں کا ہے۔ ہاں
اگر یہ چیزیں نقشی ہوں یا لوبے میں رنگ ہو تو اب دھونا ضروری ہے۔
پونچھنے سے پاک :- ہوں گی۔ (عالمگیری)

۳- مٹی کڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے
سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اگر چہ ملنے کے بعد کچھ اس کا اثر باقی رہ جائے،
ہاں تمہے تو بغیر دھوئے کپڑا پاک نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

۴- موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ، گوبہ تو وہ کھرچنے اور
رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔ (رد المحتار)

۵- ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ، بوجھاتا
رہے تو پاک ہو گئی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ نماز اس پر پڑھ سکتے
ہیں۔ (عامر کتب)

استنجے کے متعلق چند مسائل،

۱- جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانے سے باہر یہ دعا
پڑھ لے۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتی ہوں
پلیدی اور شیاطین سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِ
وَ الْخَبَائِثِ ط

پھر بائیں قدم پہلے داخل کرے اور نکلنے وقت پہلے داہنا پاؤں بائیں نکالے اور یہ پڑھے۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
عَنِّي الْأَذَى دَعَانِي ط
حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت
کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت
دی۔

۲۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت یا طہارت میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہونہ پیٹھ۔
اور سہول کر بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی پھر جلتے۔ یوں ہی چاند سورج کی طرف
بھی منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

۳۔ بچے کو پیشاب پاخانہ کرتے وقت بھی اس کا خیال رکھے کہ اس کا منہ یا
پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ ورنہ اس کا وبال کرانے والے پر ہوگا۔

۴۔ ننگے سر پاخانہ پیشاب کو جانا، یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لیجانا جس پر کوئی دعا یا
اللہ و رسول کا یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو مکروہ ہے۔ یونہی کلام کرنا بھی
مکروہ ہے۔

۵۔ جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے کہ اس سے
دوسرے پیدا ہوتے ہیں۔

۶۔ ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے کسی دینی مسئلہ پر غور نہ کرے کہ یہ محرومی
کا سبب ہے۔ ننگے سر پیشاب پاخانے کو نہ جائے۔ بغیر ضرورت شرمگاہ کی
طرف نہ نظر کرے نہ ہاتھ لگائے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو بدن سے
نکل رہی ہے۔ دیر تک نہ بیٹھے کہ بوا سیر کا اندیشہ ہے۔ اس حالت میں نہ

تھوکے نہ ناک صاف کرے نہ بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھے نہ کھنکارے نہ آسمان کی طرف نظر کرے بلکہ تہم کے ساتھ نظر جھکائے رکھے۔ فراغت کے بعد پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانے کا۔ اور خوب اچھی طرح دھوئے کر دھونے کے بعد ہاتھ میں بوباقی نہ رہ جائے اور چکنا چکے جاتی رہے۔

۷۔ طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر سچی دھو لینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

نماز کے وقتوں کا بیان

قرآن کریم کا ارشاد ہے:-

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا

مُوقُوتًا

بے شک نماز ایمان والوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

اور خدا اور رسول نے قرآن کریم اور حدیث شریف میں ہمیں بتایا کہ ہر مائل بالغ مسلمان پر مرد ہو خواہ عورت پانچ وقت کی نماز فرض ہے جو اس کی فرضیت کئے جانے وہ کافی ہے اور جو جان بوجھ کر چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ ناسخ و سخت گناہگار ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں بے نمازی عورت کو طلاق دیدوں اور

اس کا بہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو
 تو یہ اس سے بہتر ہے کہ میں ایسی عورت کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ (روالمختار)
 اسی لئے علمائے فرمایا کہ جو عورت نماز نہ پڑھے اسے طلاق دیدینا بہتر ہے۔
 حدیث شریف میں فرمایا کہ "جب بچے کی عمر سات برس کی ہو تو اسے
 نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہئے۔"
 (ابوداؤد ترمذی)

بہر حال ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے۔
 فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا۔
 فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چلنے تک ہے اور ان علاقوں
 میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس
 منٹ ہے۔ اس سے کم ہو گا نہ اس سے زیادہ (فتاویٰ رضویہ)
 ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ
 اصلی کے دو بند ہو جائے۔

عصر کا وقت بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل
 سایہ ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک
 گھنٹہ ۲۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے۔
 مغرب کا وقت، سورج کی ٹکیا ڈوب جائے تو مغرب کا وقت شروع
 ہو جاتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے اور شفق اس سفیدی کا نام
 ہے جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلی رہتی ہے۔

اور یہ وقت ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ یعنی ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

عشا کا وقت۔ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی (یعنی شفق کے ڈوبتے ہی) عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اور صبح صادق تک رہتا ہے۔
(عامہ کتب و فتاویٰ رضویہ)

متفرق مسائل

- ۱۔ عورتوں کے لئے فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں (در مختار)
- ۲۔ عصر کی نماز میں اتنی دیر نہ کریں کہ سورج کی ٹکیا پر زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف نگاہ ٹھہرنے لگے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے (در مختار فتاویٰ رضویہ)
- ۳۔ مغرب کی نماز شروع وقت میں پڑھ لینی چاہئے اور اگر دو رکعت کی مقدار دیر لگائی تو مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اگر اتنی دیر لگائی کہ ستارے گتھ گتھ تو مکروہ تحریمی۔ ہاں کسی بیماری یا سفر یا کسی اور مجبوری کے باعث دیر ہوگئی تو اور بات ہے۔ (عالمگیری)
- ۴۔ نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا

سننا مکروہ ہے۔ ہاں ضروری باتیں، ذکر و اذکار، قرآن کریم کی تلاوت
 نیک بندوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت میں کوئی حرج نہیں۔
 یوں ہی صبح صادق سے سورج نکلنے تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ
 ہے۔ (در مختار، رد المحتار)

۵۔ سورج نکلنے وقت، ڈوبنے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت میں کوئی
 نماز جائز نہیں نہ فرض نہ نفل نہ ادا نہ قضا۔ یوں ہی سجدہ تلاوت بھی ناجائز
 ہے۔ البتہ اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ
 لے مگر اتنی دیر لگانا حرام ہے، حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔
 اس مسئلے کو یوں یاد رکھو کہ سورج نکلنے کے ۲۰ منٹ کے اندر اندر اور
 سورج ڈوبنے سے ۲۰ منٹ پہلے کا وقت نماز کی مانعت کا وقت ہے
 (فتاویٰ رضویہ)

۶۔ ان اوقات میں قرآن کریم کی تلاوت بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر اور
 درود شریف میں مشغول رہے۔ (در مختار)

۷۔ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز
 جائز نہیں۔ یوں ہی عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد سے آفتاب میں زردی
 لے تک نفل پڑھنے کی اجازت نہیں

۸۔ فرض کا وقت تنگ ہو تو پھر نماز یہاں تک کہ فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا
 بھی مکروہ ہے۔

۹۔ جس بات سے دل بٹے اور لے دفع کر سکتا ہو تو اسے دور رکھے بغیر

ہر نماز مکروہ ہے۔ مثلاً پانچواں پیشاب یا ریاح کا زور ہے۔ ہاں اگر وقت جساتا دیکھے تو پھلے لگے پھیرے۔

۱۰۔ نماز فجر و نماز عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا جائز ہے۔ (عامہ کتب)

نماز کی شرطوں کا بیان

نماز صحیح و درست ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ بے ان کے نماز ہوگی

ہی نہیں۔ (۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) استقبال قبلہ (۴) وقت (۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ۔

۱۔ طہارت: یعنی نماز کے بدن کا حدت اکبر (یعنی وہ چیزیں جن سے

غسل واجب ہوتا ہے) حدت اصغر (یعنی وضو توڑنے والی چیزوں) سے اور نجاست حقیقہ سے پاک ہونا۔ نیز اس کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھتا ہے۔ نجاست حقیقہ سے پاک ہونا (در مختار عالمگیری وغیرہ)

۲۔ ستر عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کا

چھپانا۔

مسئلہ۔ آزاد عورتوں کے لئے منہ کی ٹکلی اور دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں

کے تلوؤں کے سوا سارا بدن عورت ہے تو نماز کے لئے اگرچہ تنہا اندھیری

کوٹھڑی میں ہو، سوا ان پانچ عضو کے باقی تمام بدن چھپانا فرض ہے۔

اسی طرح غیر محرموں سے سبھی ان اعضاء کے سوا پورا بدن چھپانا فرض ہے

بلکہ جو عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے (در المختار

مسئلہ: سرکے ٹکٹے ہوتے بال اور گردن اور کلا نیلا اور کان بھی ٹوٹتے ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: اتنا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ جب تک اس پر کوئی اور چیز ایسی نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کارنگ چھپ جائے۔ (عالمگیری)

ہذا اگر یب یا جالی یا گھاس ممل یا نازک ممل وائل یا ایسے ہی کسی اور باریک کپڑے کے کرتے فراک، چمپر، قمیض یا ساڑھی، جن سے بدن کی رنگت چمکے پہننے، اوڑھنے یا نہ دھنے سے نماز نہ ہوگی۔ ہاں ان کے نیچے اور کپڑا ہاں کہ بالوں کی سیاہی اور بدن کی رنگت چھپائے تو نماز ہو جائے گی۔ اس سے بہت عورتیں غافل ہیں۔ جس سے ان کی نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

مسئلہ: جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپایا تو بھی نماز ہوگئی۔ اور اگر بقدر ایک رکن (یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے) کھل رہا یا خود کھولا اگرچہ فوراً چھپایا تو نماز جاتی رہی (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز ہی شروع نہ ہوئی۔ (درمختار)

۳- استقبال قبلہ:۔ نماز میں قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف نہ کرنا

مسئلہ: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً بیمار ہے کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو

کامنہ کعبہ کی جانب پھیر دے تو ایسی صورت میں جس رخ نماز پڑھنے پڑھ لے۔ نماز ہو جائے گی (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ اگر کسی جگہ قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو حکم ہے کہ تھری کمرے یعنی سوچے۔ جدھر قبلہ ہونا دل پر جھے ادھر ہی منہ کمرے تو اگر تھری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی گئی تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ ہاں اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اس سے دریافت نہ کیا یا مسجد و محراب وہاں ہیں ان کا اعتبار نہ کیا یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو اتنا علم ہے کہ ان کے ذریعے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف نہ تھا ہو گئی ورنہ نہیں۔

(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ:۔ نمازی نے قبلہ سے بلا عذر جان بوجھ کمر سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا ارادہ پھریا اور تین سبح کی مقدار وقف نہ ہوا تو ہو گئی۔ اور اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے۔ نماز نہ جائے گی۔ مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے (منیۃ المصلیٰ بحر الرائق)

۴۔ وقت:۔ اس کے مسائل اور بیان ہو چکے۔

۵۔ نیت:۔ تمام کاموں کا دار و مدار نیت پر ہے اور نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اور نماز میں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے اگر اس وقت

کوئی پوچھے کوئی نماز پڑھتی ہے تو فوراً بلا تاویل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گی تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے مگر زبان سے غلط کلمہ جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔ مثلاً دل میں ظہر کا قصد ہے اور زبان سے عصر کا لفظ نکلا تو ظہر کی نماز ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ فرض نماز میں فرض کی نیت ضروری ہے اور یہ بھی ضرور ہے، کہ اس خاص نماز کی نیت کرے جو پڑھتا ہے مثلاً ظہر یا عصر کی۔ یوں ہی واجب میں واجب کی نیت کرے اور تراویح میں تراویح کی۔ سنتوں کی۔ ہاں نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔ نماز پڑھتی ہوں۔ (درمختار و المختار)

مسئلہ:۔ نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں۔ البتہ فضیلت ہے تو اگر رکعات کی تعداد میں خطا ہوگئی مثلاً تین رکعات ظہر کی یا چار رکعت مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار و المختار)

مسئلہ:۔ فرض و واجب قضا ہو گئے تو ان میں دن اور نماز دنوں کا معین کرنا ضروری ہے۔ مثلاً نفل دن کی فلاں نماز۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہ بدستور نماز میں ہے۔ (درمختار)

اور اگر کوئی ایسا کام کر لیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو نماز گئی۔

۶۔ تکبیر تحریمہ:۔ یعنی زبان سے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ:۔ اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً
 اللہ اَجَلٌ يَا اللہُ اَعْظَمُ کہا تو نماز تو ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی
 ہے اور گناہ۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمیہ کے لئے قیام
 فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑی ہو گئی تو نماز شروع ہی نہ ہوتی۔

(در مختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ
 لے کر کھڑی ہو اور نماز کی نیت کرے (کہ نیت کی میں نے.... رکعت نماز....
 واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف) اور اپنے دونوں ہاتھ کا ندھوں تک
 اٹھائے لیکن اپنے ہاتھوں کو دوپٹے یا چادر سے باہر نہ نکالے۔ ہاتھ کی انگلیاں نہ بالکل
 ملاتے نہ نہیں پہلائے بلکہ اپنے حال پر چھوڑے رکھے۔ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رکھے
 درالہ کمر کوئی ہونی ہاتھ نیچے لائے مگر تکبیر کے وقت سر نہ جھکائے اور تکبیر کے بعد فوراً
 ہاتھ بلند کرے۔ یوں کہ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر دایہنی
 ہتھیلی رکھے اور ثنا پڑھے۔

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتی
 ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت
 بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
 تَعَبَّرْتُ عَنْكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

پھر تَنَوُّذٌ یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے پھر تَسْمِيَةٌ یعنی
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے پھر الحمد شریف پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے۔ اس کے بعد
 کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو اور الحمد کے بعد اگر اول
 سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ بھی پڑھ لے ورنہ نہیں۔ اب اللہ اکبر
 کہتی ہوئی رکوع کو جاتے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع
 کرے اور رکوع میں پہنچ جائے تو تکبیر ختم کرے اور رکوع کے لئے صرف اتنا جھکے کہ
 ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض
 ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی، بازو پہلو سے چپکے ہوتے اور پاؤں
 جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے اور رکوع میں کم از کم تین
 بار یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے۔

پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ کہتی ہوئی کھڑی ہو جائے اور بِمَالِكَ الْحَمْدُ کہے۔
 پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین
 پر رکھے، پھر دونوں ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف
 پیشانی زمین سے چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی
 زمین پر جائے اور سمٹ کر سجدہ کرے۔ مردوں کی طرح نہیں۔ یعنی بازو کمر وٹوں سے
 ملادے، اور پیٹ ران سے، اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے
 ملادے اور کلاسیاں زمین پر بچھا دے۔ یوں ہی دونوں پیر بھی اور ہتھیلیاں بچھی ہیں
 اور ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور سجدہ میں کم از کم تین بار یا پانچ بار سُبْحَانَ رَبِّيَ
 اَلَا عَلِيَّ کہے۔ پھر سر اٹھائے اور دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں

سُرن پر بیٹھے اور واہنہ ہاتھ واہنی ران پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکنتے کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کے کنارے گھٹنوں کے پاس اور قبضہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔

جب دونوں سجدے کرے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہو۔ اب جبکہ دوسری رکعت شروع ہوئی، اس میں ثنا (سبحانک اللہم) اور تَعَوُّذُ (اعوذ باللہ) نہ پڑھے بلکہ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم، پڑھ کر الحمد شریف پڑھے پھر کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے اور اس سے فارغ ہو کر پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کرے جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد دونوں پاؤں واہنی جانب نکال کر اسی طرف بیٹھ جائے جس طرح پہلی رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھی اور پڑھے

الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَسَامِعَةُ اللَّهِ دَبْرَعَانَهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیوں اللہ کے لئے ہیں۔ سلام حضور پر اسے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لاکے قریب

پہنچے تو دابے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگڑٹھے کا حلقہ بندے اور چنگلی اور اس کے پاس واپی انگلی کو مستحیلی سے ملادے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اسے ہلکے نہیں اور کلمہ الا پر گمراہے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

اب اگر دو سے زائد رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑی ہو مگر زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زردے کراٹھے۔ (ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں) اور یہ نماز فرض نماز ہے زان رکعتوں میں احمد کے ساتھ سورت ملانے کی ضرورت نہیں الحمد شریف پڑھنا کافی ہے۔

اب پھپھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گی اس میں تشہد کے بعد یہ درود

شریف پڑھے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ

پھر یہ دعا پڑھے۔

اے اللہ درود صحیح ہمارے سردار محمد پر
اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود سیدنا
سیدنا ابراہیم پر اور ان کی آل پر۔ بیشک تو
سرا ہا ہوا بزرگ ہے۔

اے اللہ برکت نازل کر سیدنا محمد پر
اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت
نازل کی ہمارے سردار ابراہیم پر اور
ان کی آل پر۔ بیشک تو سرا ہا ہوا
بزرگ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
ظُلْمًا كَثِيرًا وَإِنِّي لَا أَعْفُو الذُّنُوبَ
إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً مِنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَفُوسُ الرَّحِيمُ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم
کیا ہے اور بے شک تیرے سوا کناہوں
کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو تو اپنی
طرف سے میری بخشش فرما اور مجھ پر
رحم کر۔ بیشک تو ہی بخشنے والا پرہیزگار ہے،

یہ دعا یاد نہ ہو تو کوئی اور دعا جو بزرگوں سے نقل ہوتی آرہی ہے پڑھے یا پھر

یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ
قِنَا عَذَابَ النَّاسِ

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو ہم
کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں
نیکی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب
سے بچا۔

پھر دائیں شانے (مؤڈھے) کی طرف منہ کر کے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَسُحُوتُ النَّاسِ
کہے پھر بائیں شانے کی طرف منہ پھیر کر یہی کہے۔ سلام میں اتنا منہ پھیرے کہ اپنا رخسار
دکھائی دے۔ سینہ نہ پھیرے۔ (در مختار رد المحتار فتاویٰ برہنہ وغیرہ)

فائدہ :- نماز پڑھنے کا جو طریقہ ذکر کیا گیا ہے اس میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس نے
بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ جان بوجھ کر ان کا چھوڑنا گناہ اور نماز کا دہانا
واجب۔ اور جوئے سے دو نو سجدہ سہو کرنا پڑے گا۔ بعض سنت مؤکدہ ہیں کہ اس کو چھوڑنے
کی طاعت ڈالنا گناہ ہے اور بعض چیزیں مستحب ہیں کہ کریں تو ثواب نہ کریں تو آناہ نہیں
اب ہم علیحدہ علیحدہ تمام چیزوں کا بیان کرتے ہیں۔ انہیں خوب ذہن نشین کر لیں۔

نماز کے فرائض

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمیہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدہ اخیرہ اور (۷) خروج بے صنیعہ۔

۱۔ تکبیر تکبیریں:۔ درحقیقت یہ نماز کی شرطوں میں ہے لیکن چونکہ یہ نماز سے بالکل ملتی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے فرائض میں شمار کرتے ہیں تم یوں سمجھ لو کہ نماز کی سب شرطیں یعنی (۱) طہارت (۲) استقبال قبلہ (۳) ستر عورت (۴) وقت (۵) نیت، یہ سب چیزیں تکبیر تحریمیہ کے لئے شرط ہیں اور تکبیر تحریمیہ نماز کے لئے شرط ہے یعنی تکبیر ختم ہونے سے پہلے ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر اللہ اکبر کہہ چکی اور ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو نماز شروع ہی نہ ہوگی۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ:۔ لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اگبار کہا تو نماز نہ ہوگی (در مختار)

۲۔ قیام یعنی کھڑا ہونا:۔ کئی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو (در مختار رد المحتار)

مسئلہ:۔ فرض، وتر اور سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گی تو نہ ہوگی۔ (در مختار رد المحتار)

مسئلہ:۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھنے کی اجازت ہے۔ مگر کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے کہ حدیث میں فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز

پڑھنے والے کی نماز، کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔ یعنی ثواب آدھا
مانتا ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ روح المختار)

بہ قیام اس وقت فرض نہ رہے گا کہ انسان کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا
کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے بیماری بڑھتی ہے یا دیر میں اچھا ہو گا، یا اتنی
تکلیف ہو گی کہ برداشت سے باہر ہے، یا کشتی یا جہاز میں سوار ہے اور وہ چل
رہی ہے اور چکر لگنے کا غالب گمان ہے۔ تو حکم ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔

مسئلہ:۔ اگر دیوار وغیرہ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہے تو فرض ہے کہ کھڑی
ہو کر پڑھے۔ بلکہ اگر وہ کچھ دیر بھی کھڑی ہو سکتی ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے
ہو کر اللہ اکبر کہنے تو فرض ہے کہ کھڑی ہو کر اتنا کہنے سے پہلے بیٹھ جاتے

تنبیہ ضروری:۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ ماں در احجار آیا
یا معمولی سی تکلیف ہوئی یا گھر کے کام کات فی زیادتی میں وجہ سے تکان ہوئی
تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ (مردوں یا عورتیں) دس دن
پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اوجھ اوجھ کی باتیں کر لیا کرتے
ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان مسئلوں سے سبق لیں اور تھنی نمازیں اس طرت
پڑھی ہوں انہیں پھر سے پڑھیں کہ ان بددعائیوں میں اللہ تعالیٰ کو اتنی
خطا فرمائے۔ (بہار شریعت)

۳۔ قراءت:۔ یعنی قرآن کریم پڑھنا۔ اور قرآن پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام
حروف اسی جگہ سے اور اسی طرت ادا کئے جائیں جو ان کے لئے مقرر ہے
تا کہ ہر حرف، دوسرے حرف سے ممتاز ہو جائے اور پہچانا جا سکے (غالمگیری)

مسئلہ: جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہ مقصد ہے کہ کم از کم آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سن سکے۔ اگر کسی نے اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سن سکی اور کوئی شور و غل وغیرہ بھی نہیں تو نمانہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: چھوٹی یا بڑی کسی ایک آیت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ ہاں امام کے پیچھے نماز پڑھی جائے تو کسی نماز میں قرات جائز نہیں یہاں تک کہ سورہ فاتحہ بھی امام کے پیچھے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار عالمگیری وغیرہ)

۴۔ رکوع: اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھلے تو گھٹنوں کو پہنچ جائے۔ یہ رکوع کامل سے کم درجہ ہے اور عورت کے لئے رکوع میں یہی سنت ہے کہ پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جس شخص کی کمر جھک گئی اور حد رکوع کو پہنچ گئی وہ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

۵۔ سجود: یعنی سجدہ کرنا۔ پیشانی کا زمین پر جھنا سجدہ کی حقیقت ہے اور اس کے لئے ناک کی ہڈی کا بھی زمین پر لگانا ضروری ہے اور اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں جھاسکتی تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے (عالمگیری)

مسئلہ: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے تو اگر ایک بار سجدہ کرنا بھول

گئی تو نماز جاتی رہی۔ سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہ ہو گی۔ (روالمختار وغیرہ)
 مسئلہ:۔ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روٹی، قالین یا کمانی دار گدے وغیرہ پر
 سجدہ کیا تو اگر پیشانی خوب جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو
 جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) ریل کے بعض ڈبوں میں اسی قسم کے
 گدے (کمانی دار) ہوتے ہیں اس گدے سے انہ کو نماز پڑھنی چاہیے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ:۔ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی
 ہے تو سجدہ نہ ہوا۔ ورنہ ہو گیا۔ (درمختار)

۶۔ قعدۃ اخیرہ:۔ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا
 کہ پوری التحیات یعنی وسوئلہا تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

مسئلہ:۔ چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھی پھر یہ گمان کرے کہ تین ہی ہوئیں
 کھڑی ہو گئی پھر یاد کرے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گئی پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں
 بار کا بیٹھنا مل کر تشہد کی مقدار ہو گیا تو فرض ادا ہو گیا ورنہ نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ:۔ پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا تو جاگ اٹھنے کے بعد تشہد
 کی مقدار بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ یوں ہی قیام قرارت رکوع و
 سجود میں اول سے آخر تک سوتی ہی رہی تو بیداری کے بعد ان کا پورا
 سے ادا کرنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (روالمختار)
 نوک اس سے غافل ہیں خصوصاً تراویح میں خصوصاً گرمیوں میں (بہار شریعت)

مسئلہ :- چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کمرے کے سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھی اور تیسری کا سجدہ کر لیا، یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھی اور چوتھی کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض نفل ہو گئے۔ لہذا اگر چاہے تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ جوڑا ہو جائے اور ایک رکعت نہ رہے۔ ہاں مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (در مختار روال مختار)

۷۔ - خروج بصنعہ :- یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد قصد اسلام پھیر کر نماز سے فارغ ہونا۔ سلام کے علاوہ کوئی اور کام قصداً کمرے گی تو نماز کا دہرانا واجب ہوگا اور بلا ارادہ کوئی ایسا کام پایا گیا جو نماز میں نہیں کیا جاسکا تو نماز باطل ہوگی۔ نئے سرے سے پڑھنا فرض رہے گا۔ (در مختار وغیرہ)

نماز کے واجبات کا بیان

پنج وقتہ نمازوں میں نیچے لکھی ہوئی چیزیں ادا کرنا ضروری ہیں۔ انہیں "واجبات نماز" کہتے ہیں۔

۱) تکبیر تحریمیہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (۲) الحمد پڑھنا (۳) سورت ملانا
یعنی فرض نماز کی دو پہلی رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیتیں یا ان کے برابر ایک یا دو آیتیں پڑھنا (۴) الحمد کا سورت

سے پہلے ہونا (۵) الحمد اور سورت کے درمیان کسی اور چیز کا حال ہونا (۶) قرارت سے فارغ ہونے ہی رکوع کرنا (۷) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجود اور قنوت و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۸) قنوت یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (۹) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (۱۰) قعدہ اولیٰ (۱۱) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا (۱۲) لفظ السلام دوبارہ کہنا (۱۳) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۴) دعائے قنوت سے پہلے لفظ اللہ اکبر کہنا (۱۵) نماز میں سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا (۱۶) دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کہنے کی مقدار چپ نہ رہنا (۱۷) ہر واجب و فرض کا اسی کی جگہ ہونا (۱۸) فرض، وتر اور سنت موکدہ میں قعدہ اولیٰ کے تشہد (التحیات) کے بعد کچھ اور نہ پڑھنا۔

مسئلہ:۔ فرض، وتر اور سنت موکدہ کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اللہم صل علی محمد یا اللہم صل علی سیدنا تو اگر بھول کر ہو تو سجدہ سہو کرے اور قصداً ہو تو نماز دہرائے۔ اور چار رکعت والے نوافل یا سنت غیر موکدہ کے (جیسے عصر اور عشاء سے پہلے کی سنتیں) قعدہ اولیٰ میں بھی دہر دشریف پڑھے۔ اور تیسری رکعت میں سبحان اور اعوذ بھی پڑھے کہ یہی سنجاب ہے۔ (در مختار)

نماز کی سنتوں کا بیان

۱) تکبیر تحریمیہ کے لئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا

(۳) بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (۴) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا (۵) تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا
 (۶) پہلے سبحان پھر اعوذ باللہ اور پھر بسم اللہ پڑھنا (۷) الحمد کے ختم پر آمین کہنا (۸)
 رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں نہ پھیلانا (۹) رکوع میں کم از کم تین بار
 سبحان ربی العظیم کہنا (۱۰) رکوع میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہنا (۱۱) رکوع میں
 صرف اسی قدر جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۱۲) رکوع سے اٹھتے وقت
 سبح اللہ لمن حمدہ کہنا۔ (۱۳) سجدے کے لئے اور سجدے سے اٹھنے کے
 لئے اللہ اکبر کہنا (۱۴) سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا (۱۵) کم از کم تین بار سبحان
 ربی الاعلیٰ کہنا (۱۶) سجدہ میں جانے کے لئے زمین پر پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ
 رکھنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور سجدہ سے اٹھتے وقت اس کا عکس کرے یعنی
 پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے (۱۷) سمٹ کر سجدہ کرنا (۱۸) دونوں
 سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا (۱۹) دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل
 گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا (۲۰) دوسری رکعت کے سجدوں سے نارغ ہو کر دونوں
 پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا۔ (۲۱) داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا
 اور بائیں بائیں پر۔ (۲۲) انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا اور ان کے کنارے گھٹنوں
 کے پاس ہونا (۲۳) شہادت پر اشارہ کرنا (۲۴) تشہد کے بعد قنۃ اخیرہ میں
 درود شریف پڑھنا (۲۵) درود شریف کے بعد عربی میں دعا کرنا۔ اور بہتر وہ دعائیں
 ہیں جو بزرگوں سے منقول ہیں (۲۶) السلام علیکم ورحمۃ اللہ دوبار کہنا پہلے داہنی
 طرف پھر بائیں طرف (۲۷) ظہر، مغرب اور عشاء کے بعد مختصر دعا کر کے سنتوں کے لئے
 کھڑا ہو جانا اور نہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (در مختار عالمگیری وغیرہ)

نماز کے مستحبات

(۱) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا (۲) رکوع میں پاؤں کی پیٹھ کی طرف (۳) سجدہ میں ناک کی طرف (۴) نعدہ میں گود کی طرف (۵) پہلے سلام میں دلہنے شلنے کی طرف (۶) دوسرے میں بائیں طرف (۷) جما ہی آئے تو منہ بند کئے رہنا۔ اگر نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں واہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور قیام میں نہ ہو تو بائیں ہاتھ کی پشت سے۔ اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے (۸) تکبیر تحریمیہ کے وقت ہاتھ کپڑے کے اندر رکھنا (۹) جہاں تک بن پڑے کھانسی کو روکنا (۱۰) قیام کی حالت میں دونوں پنجوں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہونا۔ (عنا لکیری وغیرہ)

نماز کے بعد کے ذکر و دعا

- ۱- ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کہے اور آیتہ الکرسی اور تینوں قل ایک ایک بار پڑھے۔
- ۲- کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الرَّهْمَ وَالْحَزْنَ وَ
- اور ہاتھ کیصغ کر ماتھے پر لائے۔
- ۳- سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اور اللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ بار پڑھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نماز کے بعد ان کاموں کے کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔

لہ الاخلاص۔ الفلق۔ الناس

نماز توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: کسی بھی قسم کی بات چیت کرنا اگرچہ بھول سے ہو یا کسی کے مجبور کر دینے سے ہو اگرچہ ایک آدھ بات ہی کیوں نہ ہو نماز فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: کسی شخص کو سلام کیا یا زبان سے سلام کا جواب دیا، یا کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یہ حکم اللہ کہا یا جواب کی نیت سے الحمد للہ کہا یا خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا یا بری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِا رَاجِعُوْنَ کہا یا اللہ تعالیٰ کا نام سن کر حَلِّیْ جَلَّ لَہٗ کہا یا حضور پاک کا نام سن کر درود شریف پڑھا یا اذان کا جواب دیا یا شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی یا نماز میں دنیا کی باتوں کا خیال آیا اور دوسرے دور کرنے کے لئے لاجھول پڑھی تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔

(نالگہری درمختار وغیرہ)

مسئلہ: آہ، اوہ، اف، تف یہ الفاظ درود یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے

روئی اور حرف پیدا ہوئے یا بلا وجہ کھنکارنے میں دو حرف ظاہر ہوئے تو ان

تمام صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار و المختار)

مسئلہ: بیمار کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی، نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوں ہی

چھینک، کھانسی، جہا ہی، ڈکار میں جتنے حرف مجبوری میں نکل جاتے ہیں

وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: نماز کے اندر کھانا پینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔

تصویر ہو یا زیادہ۔ یہاں تک کہ اگر تیل بغیر چپائے نکل گئی یا کوئی بوند اس کے منہ میں گری اور اس نے ننگلی تو نماز جاتی رہی۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نکل گئی اگر چہ سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوتی مگر وہ ہوتی اور چہنہ برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ دانتوں سے خون نکلا اور نکل گئی۔ اگر حلق میں خون کا مزاج محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوس لی اگر دودھ نکل آیا نماز جاتی رہی۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ عورت نماز میں تھی۔ مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہونے جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ ایک رکن میں تین بار کھانے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹایا پھر کھجایا۔ پھر ہاتھ اٹھایا وغلیٰ بذالقیاس۔ اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجنا کہا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ پے درپے تین بال اکھاٹے یا تین جوئیں ماری یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا تو نماز جاتی رہی اور پے درپے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہو گی مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ تکبیر میں اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (در مختار وغیرہ)

وہ چند چیزیں جو نماز میں مکروہ تحریمی ہیں۔

مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ اب ان چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے۔ جن سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ ایسی نماز کو دہرانا ضروری ہے ورنہ گناہ سر پر رہے گا۔

(۱) کپڑے یا بدن کے ساتھ بنا (۲) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جلتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا۔ مٹی نلگے (۳) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے نکلنے لگیں ہوں (۴) ادھی کلانی سے زیادہ آستین چڑھی ہوئی ہونا۔

(۵) زور کا پیشاب یا خانہ معلوم ہوتے وقت۔ ریح کا غلبہ ہوتے وقت نماز پڑھنا۔

(۶) انگلیاں چٹکانا یا انگلیوں کی قبچی باندھنا۔ (۸) کہ پر ہاتھ رکھنا (۹) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا (۱۰) نگاہ آسمان کی طرف اتھانا (۱۱) ناک اور منہ کو چھپانا (۱۲) بے ضرورت کھنکاز نکالنا (۱۳) قصد اجماعی لینا۔ (۱۴) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا (۱۵) نمازی کے آگے یا دائیں یا بائیں یا سر پر چھت وغیرہ میں یا سجدہ کی جگہ جاندار کی تصویر ہونا یا پیچھے ہی ہونا۔ (۱۶) اللٹا قرآن مجید پڑھنا (۱۷) کسی واجب کو چھوڑ دینا مثلاً قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا (۱۸) قیام کے علاوہ کسی اور جگہ قرآن کریم پڑھنا (۱۹) رکوع میں قرارت ختم کر دینا (۲۰) اللٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔ (در مختار رد المحتار عالمگیری۔ بہار شریعت)

بہند وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ تنزیہی ہیں

مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شرعاً کو پسند نہیں۔ لہذا بھنا ہی چلتا۔

کہ تو اب میں کمی نہ ہو۔

- (۱) سجدہ یار کوغ میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونک مارنا فرمایا۔ ہاں اگر وقت تنگ ہے یاریل چلے جانے کا خوف ہے تو حرج نہیں۔
- (۲) کام کاج کے میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا (۳) نماز میں انگلیوں پر آیتوں وغیرہ کا گنتا (۴) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (۵) بلا عذر آنتی پالتی مار کر بیٹھنا (۶) رامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلا تو نماز جاتی رہی (۷) انگڑائی لینا اور خواہ مخواہ کھانا سنایا کھنکارنا (۸) نماز میں تھوکنے (۹) فرض کے ایک رکعت میں کسی سورت یا آیت کو بار بار پڑھنا۔ اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ مثلاً بھولے سے پڑھ گئی (۱۰) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنا یوں ہی سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے (۱۱) اعوذ بآلہ بسم اللہ، سبحانک اللہم اور آمین زور سے کہنا (۱۲) بغیر عذر دیوار یا لاسٹی وغیرہ پر ٹیک لگانا (۱۳) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرے پر خاک نہ لگے اور کمری سے پینے کے لئے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (۱۴) دائیں بائیں جسد منا (۱۵) اٹھنے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا (۱۶) نماز میں کوئی چیز مثلاً پیسہ لئے ہوئے نماز پڑھنا۔ اور اگر ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے قرارت نہیں کر سکتی تو نماز نامہ دجامائے کی۔ (۱۷) آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر آنکھیں بند کر لینے سے نماز میں دل بگے تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتہ ہے (۱۸) سجد کی چھت پرنماز پڑھنا (۱۹) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ دل بے (۲۰) جلتی ہوئی آگ نماز ہی کے سامنے ہونا اور لائٹن یا چراغ وغیرہ ہو تو کراہت نہیں (۲۱) سامنے پاخانہ وغیرہ جبارت ہونا۔
- ۱۔ مختار روائع مختار عالمگیری وغیرہ

نماز وتر کا بیان

مسئلہ:۔ نماز وتر واجب ہے اور واجب کا مرتبہ قریب قریب فرض کے ہے تو اگر نماز وتر کسی طرح چھوٹ گئی تو اس کی قضا واجب ہے اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے خواہ کئی سی دعا ہو البتہ قضا میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ جب کہ اوروں کے سامنے پڑھے کہ وہ اس کی تفسیر سے واقف ہوں گے۔ (عالمگیری رد المحتار)

مسئلہ:۔ وتر کی نماز بیٹھ کر بغیر غدر نہیں ہو سکتی۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ نماز وتر تین رکعت ہے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد پڑھنا اور اس کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے۔

مسئلہ:۔ وتر کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحيات پڑھ کر کھڑی ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے، جیسے مغرب کے فرض پڑھتے ہیں۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ تیسری رکعت میں قرارت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کاندھوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریر میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں۔ (رد المحتار)

مسئلہ:۔ جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو اسے یاد کرنا چاہئے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو۔ **اللَّهُمَّ سَابِقَنَا إِلَى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّاسِ**۔ پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی

یاد نہ ہو تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ تَيْنِ بَارِكْ يٰ كَرِيْمٌ يٰ بَحِيْمٌ يٰ كَرِيْمٌ يٰ كَرِيْمٌ يٰ كَرِيْمٌ يٰ كَرِيْمٌ
تین بار کہے واجب اور اہوجائے گا۔ یوں ہی قل صواللہ شریف پڑھنے سے
بھی واجب اور اہوجاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ:۔ وتر کی نماز بیٹھ کر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

سننوں اور نفل نمازوں کا بیان

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ
کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت
میں ایک مکان بنائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب
اور دو بعد عشاء اور دو نماز فجر سے پہلے۔ (مسلم شریف وغیرہ)

مسئلہ:۔ جو سننیں چار رکعتی ہیں مثلاً ظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی
جائیں گی۔ یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں ورنہ سننیں ادا نہ
ہوں گی۔ یوں ہی اگر چار رکعت کی منت مانی اور دو دو کر کے چار پڑھیں تو
منت پوری نہ آتی بلکہ ضروری ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔
(درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھی تو سننیں بھی پڑھے ورنہ نہیں۔
اور فجر کے علاوہ اور سننیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (روالمختار)
مسئلہ:۔ جو سنت موکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات
پڑھے اگر بول کر دو شریف پڑھ لیا تو سجدہ ہو کر سے اور ان سننوں میں

جب تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو تو سجا تک اور اعود بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والی سنت غیر موکدہ یا نوافل کے تعدد اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں سبحانک اور اعود بھی پڑھے یہ پڑھنا مستحب ہے۔

(در مختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہد میں بیٹھتے ہیں، اور قرأت کی حالت میں سینے پر ہاتھ باندھے جیسے قیام میں باندھتے ہیں، مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث شریف میں فرمایا:۔ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز، کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔ "وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ تراویح بالاجماع سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں اور تراویح کی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ (روالمختار)

مسئلہ:۔ تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر ہو تو مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک ہونگی ہی نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ:۔ عورتیں سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ الم تر کیف سے آخر تک دو بار پڑھیں کہ بیس رکعت پوری ہو جائیں گی اور رکعتوں کی گنتی بھی یاد رکھنی نہیں پڑے گی۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اگر قل هو اللہ پڑھی تو یہ بھی جائز ہے۔

(روالمختار)

قضا نماز کا بیان

مسئلہ:۔ سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنا فرض ہے۔
 بیدار ہونے یا یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے۔ اب دیر
 لگانا مکروہ ہے اور گناہ کا باعث ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی
 رہے گی تو بلا شرعی ضرورت کے اسے رات میں دیر تک جاگنا منع ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ:۔ کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجب
 ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ جو نماز جیسی قضا ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر
 کی چار رکعتی نماز دو ہی رکعت پڑھی جائے گی اگرچہ سفر ختم ہو گیا ہو اور اقامت
 کی چار رکعت والی چار رکعتیں چار ہی پڑھی جائیں گی اگرچہ سفر میں قضا پڑھے۔
 (عاطلیگی وغیرہ)

مسئلہ:۔ پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض دو تہ میں ترتیب ضروری ہے، کہ
 پہلے فجر پڑھے پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء اور پھر وتر پڑھے۔ مثلاً ظہر
 کی قضا ہو گئی تو فرض ہے کہ اسے پٹھ کر پھر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اسے
 پڑھ کر فجر پڑھے۔ اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔

(عاطلیگی)

مسئلہ:۔ قضا نمازیں جب پانچ فرضوں سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ترتیب

ضروری نہیں۔ اسے اختیار ہے کہ ان میں جو نماز چاہے پہلے ادا کرے اور جو چاہے پیچھے۔ بلکہ قضا نمازوں اور وقتی نمازوں میں بھی ترتیب کی حاجت نہیں رہتی

ان میں بھی اختیار ہے کہ جو پہلے پڑھنا چاہے پڑھ لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھنی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ نماز ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ:۔ یہ اندیشہ ہے کہ اگر قضا نماز پڑھی تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو پہلے وقتیہ نماز پڑھے پھر قضا پڑھے۔ (بدایہ وغیرہ)

مسئلہ:۔ ایک نماز قضا ہو گئی اس کے بعد حیض آ گیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھے پھر وقتی پڑھے اگر قضا یاد ہوتے ہوئے وقتی پڑھے گی، نہ ہو گی جب کہ وقت میں گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ:۔ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں۔ یعنی جس وقت نفل پڑھنا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نمازیں پڑھے تاکہ بری الذمہ ہو جائے لیکن سنت موکدہ نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:۔ قضا میں نیت یوں کرنی چاہئے کہ "نیت کی میں نے پہلی فجر کی (یا پہلی ظہر یا عصر کی) جو مجھ سے قضا ہوئی اور جس پر قضا نمازیں بہت سی ہوں کہ گنتی یاد نہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کی بجائے صرف ایک بار کہے مگر تسبیح پوری ہو جانی چاہئے۔ دوسری آسانی یہ ہے کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان

تین بار کہہ کر رکوع میں چلی جائے۔ اور تیسری آسانی یہ ہے کہ پچھلی التیبات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کہہ کر سلام پھیر دے۔ اور دُتروں میں آسانی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہہ لے۔ (فتاویٰ رضویہ)

پروردہ سے متعلق چند آیات و احادیث

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :-

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْضُوبُ مِنْ اَبْصَارِهِمْ
(الی قول تعالیٰ) وَلِعَلَّكُمْ تَفْأَحُونَ۔

ان آیات کریمہ سے حسب ذیل احکام معلوم ہوئے۔

- ۱۔ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اپنی نظریں نیچی رکھیں کہ مردوں کی نگاہ عورتوں سے اور عورتوں کی نگاہ مردوں سے علیحدہ رہے۔
- ۲۔ مرد اور عورتیں اپنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس حکم کے تحت زنا کاری کے علاوہ اور بھی سارے طریقے ناجائز شہوت رانی اور بدکاری و بد نظری کے آگے۔ ناشقانہ افسانے اور ڈرامے، بے حیائی کے مناظر دکھانے والے ٹھیٹر اور سینما، خیالات و جذبات میں ہجان پیدا کرنے والی تصویریں وغیرہ سب اس کے تحت میں آجاتی ہیں۔
- ۳۔ عورتیں اپنا سنگھار، خواہ وہ ہوسم کا ہو یا متعلقات ہوسم کا، کسی اجنبی

پر ظاہر نہ ہونے دیں۔ اس کے تحت ہر وہ چیز آجاتی ہے جو غیروں کے لئے شوق و رغبت کا باعث ہو۔ مثلاً حسن صورت، خوش خرامی، لباس، خوشبو، پودر، غازہ وغیرہ۔ کیونکہ اس سے میلانِ طبع پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہ شرافتِ نسوانی کے خلاف ہے۔ چہرے کا کھلا رکھنا بھی اسی میں داخل ہے کہ چہرہ کھلا ہونا فتنوں کو دعوت دیتا ہے۔

۴۔ عورتیں اپنی زمینت غیر مردوں پر ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سر اور سینہ دو مقام خاص طور پر زمینت کے ہیں ان کے ڈھاپنے کا اور زیادہ اہتمام رکھیں اس سے بہت سے فتنوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اور اس زمینت میں قدرتی یا مصنوعی ہر وہ چیز داخل ہے جو عورت کی جانب رغبت اور اتفاقات بڑھاتے۔

۵۔ عورتیں چلتے وقت زمین پر اپنے پیر زور سے نہ رکھیں کہ ان کا اندرونی زیور معلوم ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ آواز جو رغبت اور دلکشی کا باعث ہو ممنوع ہے۔ بچنے والے زیور مثلاً پازیب یا جھانجن پہن کر زمین پر زور زور سے پاؤں رکھنا اسی میں داخل ہے۔ اسی لئے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں کرتا جس کی عورتیں جھانجن پہنتی ہیں اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے

تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی تباہی کا باعث ہوگی۔ ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا :-

يَا أَيُّهَا ابْنِيُّ قُلِّ لَآ تَرَوْا حَيْكَةَ وَبَنِيَّتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْرِنُنَّ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَدٍ بِيَهِنَّ (اے غیب کی خبریں دینے والے محبوب آپ اپنی بی بیوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنے اوپر چادر (یا برقع) ڈال لیا کریں۔)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ شریف عورتیں وہ ہیں کہ جب گھر سے کسی ضرورت کے باعث قدم باہر نکالیں تو ان کا سارا جسم کسی چادر یا برقع سے سر سے پاؤں تک چھپا دینا چاہئے۔ اس قسم کے سارے احکام کا حاصل یہ ہے کہ عورت اپنی وضع قطع اور لباس سے شریف عورت وار بی بی معلوم ہو کہ جس عورت کی چال ڈھال سنجیدہ اور شریفانہ ہوتی ہے آوارہ گردوں اور لنگوں اور بد معاشوں کو بھی اسے چھڑنے کی جرأت مشکل ہی سے ہوتی ہے۔ ایسے نیشن پر لعنت جو زمانہ جاہلیت کی طرح عورتوں کو نیم برہنہ اور ننگا کر دے۔

احادیث کرامہ میں اس بارے میں بکثرت آئی ہیں مختصراً ہم چند احادیث پر اکتفا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

- ۱۔ عورتوں کو گھر سے باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں بجز اس کے کہ مجبور ہوں (طہرانی)
- ۲۔ عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (ترمذی)

۳۔ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر گئی اللہ کی لعنت۔ یعنی پکے ہوئے۔

جب بلا غدر شرعی قصد اُدیکھے اور دوسرا اپنے آپ کو قصد اُدکھائے (یعنی)

۴۔ جب مرد، عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (تہذیب)

۵۔ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے

متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا، گویا

موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت، دوسری عورت

کی ستر کی جگہ دیکھے۔ (مسلم)

۷۔ ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے۔ پھر اپنے شوہر کے

سامنے اس کا حال (اس طرح) بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے (بخاری)

۸۔ عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس

کا تہہ خانے میں نماز پڑھنا گھر کے اندر نماز پڑھنے سے بہتر ہے (ابوداؤد)

۹۔ حضرت مولیٰ علیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ حضور

نے سب سے دریافت فرمایا کہ بتلاؤ عورت کے لئے کون سی بات سب سے

بہتر ہے اس پر تمام صحابہ خاموش رہے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت

مولیٰ علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے واپس آکر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت

فرمایا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا بات ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہ وہ غیر مردوں

کو دیکھیں نہ غیر مرد انہیں دیکھیں۔ مولیٰ علیؑ نے یہ جواب حضور سے عرض کیا (آپ

اس جواب سے اس درجہ مسرور ہوئے کہ) ارشاد فرمایا (کیوں نہ ہو) وہ میری

لخت جگر ہیں۔ (دار فطنی)

- ۱۰۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ (کہ دونوں ازواج مطہرات سے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں۔ اتنے میں عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نابینا صحابی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور اندر آنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہیں ہم کو تو وہ نہیں دیکھ سکتے، آپ نے جواب میں فرمایا۔ کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ (ابوداؤد)
- ۱۱۔ زناؤں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو (ابن ماجہ)
- ۱۲۔ ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں کی وضع قطع اختیار کرے اور نہ وہ مرد جو عورتوں کی طرح رہے۔ (امام احمد)

پردے کے متعلق چند احکام

- ۱۔ کافر عورت شریعت میں اجنبی مرد کے حکم میں ہے۔ گھروں میں کافر عورتیں آتی جاتی رہتی ہیں اور مسلمان بیبیاں ان کے سامنے بے حجاب، مواضع سنہ، سر و سینہ وغیرہ کھولے ہوئے آجاتی ہیں۔ اس سے یہ بہتر کرنا ضروری ہے۔ اگر دایاں کافر ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنمانے کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ اگر مسلمان دایاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ لیا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان استنما کو کھولنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

۲ - صالح نیک اور شریف عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے کو بدکار فاحشہ عورت کے دیکھنے سے بچائے اگرچہ وہ مسلمان ہو۔ اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر دوسرے مردوں کے سامنے اس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی جس سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ تو ایسی عورتیں، پاک دامنوں میں آئیں ہی کیوں۔ (عالمگیری)

۳ - عورت، کسی اجنبی مرد کے جسم کو نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو۔ اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت پیدا نہیں ہوگی (عالمگیری) بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں۔ اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حد شہوت تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا ناجائز ہے۔ اور دونوں گناہگار۔ (بہار شریعت)

۴ - بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں۔ جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان یا پیٹ اور پیٹھ نظر آتی ہے اور بدن کی رنگت جھلکتی ہے۔ ایسے موقع پر کہ اجنبی مردوں کی نظر ان پر پڑے۔ اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

۵ - اگر بضرورت غیر مرد سے پس پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصہ کہیں کہہ لہجہ میں نزاکت نہ آئے۔ اور بات میں لہجہ نہ ہو۔ بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔ (قرآن)

اللہ اللہ کہاں تو یہ تاکیدیں اور احتیاطیں اور کہاں یہ تفریح گاہوں، عام راہوں، مخلوط جلسوں، ملے جلے جلسوں میں عورتوں کی آمد و رفت اور

بے حجابانہ مٹ گشت۔ کہاں تو شریعتِ مطہرہ کی یہ تاکید کہ عورت ہانگی خوشبو استعمال کرے کہ تیز خوشبو سے خواہ مخواہ، غیر مرد اس کی جانب متوجہ ہوں گے اور کہاں بے باکی و خودنمائی کی یہ تماشیاں کہ آدھے سر کے بال اور کلاسیاں اور کچھ حصہ گلے یا پنڈلی کا کھلا رہنا تو گویا کوئی عیب ہی نہیں اور زیادہ بانگین ہوا، نائش کا شوق بڑھا تو دوپٹہ شانوں سے ڈھلکا ہوا۔ کہیب یا جالی یا باریک ملل یا نازک وائل یا اور ایسے ہی کپڑوں کا لباس کرتے قمیص، جمیر فریک جس سے بدن کی رنگت چمکے اور اسی حالت میں ان کا غیروں میں جانا، اجنبیوں میں پھرنا، غیر مردوں کے ساتھ بازاروں اور عام گزرگاہوں میں خرید و فروخت کرنا۔ کہاں تو عورتوں کا اپنے محلہ کی مسجد میں، گھر کے دروازے پر ادا کی نماز کے لئے دو قدم کے فاصلے پر جانا ممنوع و ناجائز اور کہاں آج میر تماشے، باجے تماشے کی محفلوں میں جلسوں میں بڑھتی ہوئی بے حیائیاں اور پروان چڑھتی آوارگیاں کہاں تو حدیث میں (غیروں کے گھر تو غیروں کے گھر، جہاں نہ اپنا قابو نہ اپنا گذر) اپنے مکانوں کی نسبت آیا کہ ”عورتوں کو بالا خانوں پر نہ رکھو کہ نامحرموں کی نظریں ان پر یا ان کی نظریں ان پر پڑیں گی، اور کہاں سینما، تھیٹر، پاپ گھر، اور پارکوں کلبوں میں یہ عریانیاں اور بدحافظیاں۔

خیالی روشنی، روشن خیالی آج کل کی ہے

دلوں سے سلب اس نے کر لیا ہے نورِ ایمانی

اسی سلسلے میں ایک حدیث اور سن لیں اور اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے۔ دوزخیوں میں دو گروہ ہیں۔ ایک ان میں سے ان عورتوں کا ہے جو ظاہر

میں تو) کپڑے پہنتی ہیں مگر (حقیقت میں) ننگی ہیں۔ یعنی اس قدر باریک اور ایسی لا پرواہی سے کپڑے استعمال کرتی ہیں کہ ان کا بدن چمکتا ہے اور کہیں سے کھلا ہوتا ہے۔ کہیں سے چھپا ہوا۔ آپ بھی دوسرے مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں (کہ بناؤ سنگھار کر کے دوسروں کا دل بھاتی یا سر سے دوپٹہ اتار ڈالتی ہیں تاکہ دوسرے مردان کا چہرہ وغیرہ دیکھیں) اور شک شک کر چلتی ہیں (تاکہ دوسروں کو فریفتہ اور اپنی طرف مائل کریں) یہ عورتیں ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے معلوم ہو جاتی اور دور دور تک پھیلی ہے۔

(مشکوٰۃ)

شوہر کے حقوق

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:-

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَنْثًا وَاجْعَلْ لِنَفْسِكُمْ

أَيْهًا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً۔

آیت کریمہ میں تین باتیں بیان فرمائی گئیں جو خانگی نظام زندگی کے لئے سنگ بنیاد

اور بطور اصل کے بیان ہوئی ہیں اور جس کا لحاظ شوہر و بیوی دونوں کو یکساں رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ مردوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہاری بیویاں تمہاری ہی ہم جنس مخلوق ہیں

تمہاری ہی طرح پیدا کی گئی ہیں۔ تمہاری جیسی خواہش، جذبات اور احساسات

ان میں بھی موجود ہیں۔ بے روح مخلوق اور بے جس جسم نہیں۔

۲۔ ان کی پیدائش کا منشا یہ بھی ہے کہ وہ تمہارے لئے سرمایہ راحت و تسکین ہیں۔

تمہارے لئے سکونِ قلب کا باعث ہیں۔ تمہارے درد کا درماں اور تمہارے
غم کا مداوا ہیں۔ تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں کہ تمہارا دل ان سے لگے۔ جی ان
سے بہلے۔

۳۔ تمہارے اور ان کے تعلقات کی بنیاد ہی باہمی محبت، اخلاص اور ہمدردی
پر ہونا چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی رفاقت کے لئے اپنے ایک ہم جنس کی تلاش
ہوتی ہے اور یہ خدا کی پیدا کی ہوئی فطرت ہے۔ چنانچہ زن و شوہر کے باہمی اخلاص و
محبت کو خدا نے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔

قرآن پاک نے ایک لفظ سکون سے بیوی کی رفاقت کی جس حقیقت کو
ظاہر کیا ہے وہ میاں بیوی کے تعلقات کے تمام فلسفے کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔
اس کا خلوت خانہ، دنیا کی کشاکشوں اور مشکلوں میں امن و سکون کا گہوارہ ہونا
چاہئے اور میاں بیوی کے باہمی تعلقات میں اتنی خوشگواہی ہونی چاہئے جس سے
عورت کی پیدائش کا منشا پورا ہو۔ یعنی باہمی اخلاص و پیار، مہر و محبت اور سکون و
چمین۔ اگر کسی نکاح سے یہ اغراض پورے نہیں ہوتے تو اس میں دونوں یا دونوں
میں سے کسی ایک کا قصور ہے۔

یہ باہمی میل جول کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اس کی صورت صرف ایک ہے
اور وہ یہ کہ بیوی شوہر کی قربان برداری اور شوہر بیوی کی دل جوئی کرے۔

میاں بیوی باہم اپنے اپنے حقوق کے اعتبار سے گویا برابر ہیں لیکن جس طرح
باپ اور بیٹے اپنے اپنے حقوق میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور شریعت کا حکم ہے

کہ باپ افسر ہو کر رہے، بیٹیا ماتحت ہو کر۔ باپ حکم دے اور بیٹیا مانے۔ اسی طرح معاشرے کی انتظامی مشین میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

قرآن کریم کا ارشادِ گرامی ہے :-

الترجاء قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ
عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ - فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَفِظَتْ
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ه

یعنی مرد عورتوں پر حاکم، ان کے سر دھرے، ان کے امور کا انتظام کرنے والے، ان کی کفالت کرنے والے، اور ان پر احکام نافذ کرنے والے ہیں اور دنیا کے انتظامی معاملات اور خانگی نظام میں عورت مرد کے ماتحت اور اس کی تابع ہے اور یہ اس لئے کہ مرد کو اپنے قوائے جسمانی اور دل و دماغ کی برتری حاصل ہے اور دوسرے یہ کہ عورت خرچ میں مرد کے دست نگر رہتی ہے اور مرد عورت کے جائز مصارف کا بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے نیک بیویوں کی علامت یہ ہے کہ وہ شوہر کی غیر حاضری میں اس کی عزت و ناموس اور اس کے مال و جائداد کے نگہداشت کرنے والیاں ہوتی ہیں۔ اور ہمہ اوقات اپنی اور اپنے شوہر کی عزت و آبرو اور مال کا خیال رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں اپنی عصمت کا خیال اور شوہر کی وفاداری کا جذبہ پیدا کر کے انہیں محفوظ کر دیا ہے۔ مختصر لفظوں میں عورت کے ذمہ یہ تین فرائض ہیں جو قرآن نے اس پر عائد کئے۔

۱۔ اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور وفادار ہو۔

۲۔ سلیقہ شعار ہو کہ شوہر کے مال و دولت کو برباد نہ کرے۔

۳۔ عفت مآب ہو کہ اپنی اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس پر آنچ نہ آنے
دے۔

اسکول اور کالجوں میں پڑھی ہوئی لڑکیاں ذرا غور کریں اور اپنے دامن
نہیں ذرا جھانک کر دیکھیں کہ وہ اس قرآنی معیار پر کہاں تک پوری اترتی ہیں
اب اس سلسلے کی چند احادیث کریمہ سنئے۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۔ عورت پر سب لوگوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی
مال کا ہے۔ (حاکم)

۲۔ اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم
دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں
کے ذمہ کر دیا ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کی جان ہے، عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب
تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ حاکم)

۳۔ عورت ایمان کا فرانہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔ (طبرانی)

۴۔ عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی
قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص
کو مکان میں نہ آنے دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (طبرانی)

۵۔ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور
اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت
کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (ابونعیم)

- ۶۔ جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کافرق ہوگا۔ پھر اس کا شوہر باایمان نیک خود ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے۔ ورنہ شہیدوں میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔ (طبرانی)
- ۷۔ وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی۔ (بیہقی)
- ۸۔ شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصے میں اس نے رات گزار لی تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس سے ناراض رہتا ہے۔ (بخاری مسلم)
- ۹۔ جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حوریں کہتی ہیں کہ خدا تجھے قتل کرے۔ اسے ایذا نہ دے۔ یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (ترمذی)
- ۱۰۔ اے عورت! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو۔ اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب نکتہ اس کے پاس کھاتا رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (ابونعیم)
- ۱۱۔ تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ شوہر اس سے جو کہے وہ مانے جب شوہر اسکی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور اگر شوہر

قسم دے کر کچھ کہے تو وہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ (ابن ماجہ)

بیوی کے حقوق

اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ہے :-

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْعُرْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ
دَرَجَاتٌ

اردو میں یہ مضمون یوں ادا ہوگا کہ جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے اسی طرح عورتوں کا حق بھی مردوں پر ہے۔ گویا دنیا کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ بس مردوں کے حقوق عورتوں پر اور شوہروں ہی کے حقوق بیویوں پر ہوتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اسی طرح عورتوں کے بھی حقوق مردوں پر اور بیویوں کے حقوق بھی شوہروں پر ہوتے ہیں۔ عورتیں جانور یا جاندار نہیں کہ مال موروثہ کی طرح ان پر مردوں کو تصرف کا حق حاصل ہو تو شوہر کہیں اس بھول میں نہ پڑ جائیں کہ ان کے صرف حقوق ہی حقوق ہیں اور فرض و ذمہ داری کچھ نہیں۔ فرالض ان پر بھی اسی طرح عائد ہوتے ہیں جس طرح ان کے ان کی بیویوں پر۔ اسی طرح بیویاں بھی کہیں اس روشن خیالی میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ خدمت کرنا ہمارا کام نہیں۔ یہ کام مردوں کا ہے ہمارا کام خدمت لینا ہے۔

لیکن ان حقوق کا معیار وہ نہیں جو ہوائے نفس کے ماتحت کسی دستور سے لیا جائے اور اس کا نام ضابطہ حقوق نسواں رکھ دیا جائے۔ بلکہ ان حقوق کی ساری باتیں اور تفصیلات شریعتِ مطہرہ کے احکام اور عقلِ سلیم کے ماتحت ہونی چاہئیں۔

شوہروں کو یہ بات خوب ذہن نشیں کر لینی چاہئے کہ وہ عورتوں کے مالک نہیں
ان کی بیویاں ان کی کینز ہیں نہیں۔ بلحاظ حقوق دونوں ایک سطح پر ہیں ہاں جسمانی
ساخت اور دماغی قوت کے باعث مرد کو ایک طرح کی فضیلت حاصل ہے۔

قرآن کریم کا ارشادِ گرامی ہے :-

وَعَمَّاشِرُوا هُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنَّ كَمِ هَسْمُوا هُنَّ نَفْسِي
أَنْ تَكْمَهُ شَيْئًا وَيَجْعَلُ اللَّهُ فِيمَا خَيْرًا كَثِيرًا

اس آیتِ کریمہ کا ما حاصل یہ ہے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ خوش
اسلوبی سے گذر سبر کرنا چاہئے خواہ وہ سہانگی ہوں یا بیوہ۔ آیتِ کریمہ نے
ہمت، عیب جوئی، بدگمانی اور رغبتِ بدگونی کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
بند کر دیئے۔

مرد بعض اوقات، اظہارِ خفگی کے وقت، عورت کی برائیاں گناہ شروع
کر دیتا ہے اور اسے اپنا حق سمجھتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ جو عورت تمہارے دامن
سے وابستہ ہے مانا کہ اس میں کچھ برائیاں اور لاپرواہیاں ہیں۔ لیکن ان برائیوں
کے ساتھ کچھ خوبیاں بھی تو پائی جاسکتی ہیں۔ اگر وہ بد زبان یا لاپرواہ ہے تو ساتھ ہی
مثلاً تمہاری وفادار اور عصمت شعار بھی تو ہے تو اس کی ان خوبیوں کو بھی تو نظر
میں لاؤ، کبھی ان کا بھی خیال کر لیا کرو۔

هُنَّ بِيَاْسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ بِيَاْسٌ لَّهُنَّ

”وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو“

مرد عورت دونوں کو حکم ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے مخلص اور نادر

وہیں بلکہ ایک جان دو قالب ہوں۔ ایک دوسرے کے پردہ پوش، ایک دوسرے کی زینت اور ایک دوسرے کی تکمیل کا ذریعہ ہوں اور ایک دوسرے کی مددگار اور مناشرتی کمی میں کمال کا وسیلہ بن کر رہیں۔

اکثر عورتوں میں ضد اور ہٹ ہوتی ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اس کی ضد کے مقابلے میں سختی اور درشتی سے کام نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

۱۔ عورتوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کہ ان کی پیدائش بڑھاپلی سے ہوتی ہے۔ وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (مسلم)

۲۔ مسلمان مرد، اپنی مسلمان بیوی سے بغض نہ رکھے۔ اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔ (مسلم) یعنی عورت کی ساری ہی عادتیں خراب نہیں ہوں گی۔ جب کہ اچھی بڑی ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اس کی اچھی عادتوں پر نظر رکھے۔ (مسلم)

سبحان اللہ مردوں کو بیویوں کے معاملے میں خوش، قانع اور راضی رہنے کا کیسا عمدہ نسخہ حکیم انسانیت نے تعلیم فرمادیا۔

۳۔ تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں (ترمذی)

انسان کے بہتر، خوش اخلاق اور صالح ہونے کی یہ ایک ایسی پہچان

بتادی گئی ہے کہ اس آئینہ میں ہر شخص اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ جو اپنوں کے ساتھ احسان اور انصاف نہیں کر سکتا اس سے کیا توقع کروہ دوسروں سے اچھا سلوک کرے گا۔ حسن معاملہ اور نیکی گھر سے شروع ہونی چاہیے۔ حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں حضور کا ارشاد گرامی ہے۔

۴۔ اے لوگو! عورتوں کے بارے میں، نیکی اور بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں

تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ بے شک عورتوں کا تمہارے اوپر حق

ہے۔ تم ان کے پہنانے اور کھلانے میں نیکی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ)

۵۔ ایک موقع پر ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ

یا رسول اللہ! بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے؟ فرمایا جب خود کھائے تو اس

کو کھلائے۔ جب اور جیسا خود پہنے اس کو پہنائے نہ اس کے منہ پر تھپڑ

مارے نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لئے اس

کو علیحدہ کر دے۔ (ابن ماجہ)

الغرض اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا بہی خواہ ایک

دوسرے کا ہمدرد اور ایک دوسرے کا پردہ پوش رہنا چاہیے۔ باہمی رواداری

سے کام لینا چاہیے۔ دونوں میں چوٹی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ اس کے لئے اور رضا بھون

ہے یہ اس کے لئے اور رضا بھونا۔ جس طرح لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور

اس کے حسن و خوبی کو اجاڑتا ہے اسی طرح شوہر اور بیوی کا اخلاقی کمال یہ ہے کہ ایک

دوسرے کی کمزوری کو چھپائیں اس پر صبر کریں اور ایک دوسرے کی خوبیوں کو نگاہ میں

رکھیں اور بہتر سے بہتر صورت میں اپنے باہمی تعلقات کو ظاہر کریں۔

پہل احادیث

ارشاد فرماتے ہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم :-

- ۱- جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔ (ابن عساکر)
- ۲- کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پیے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔ (مسلم)
- ۳- کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کھروے۔ (مسلم)
- ۴- جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ جہان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پردی کو ایذا نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بلا لے یا چپ رہے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)
- ۵- جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھانی : دینا چاہیے سوائے منہ اور متھیلیوں کے۔ (ابوداؤد)
- ۶- جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا

کپڑا پہناتے گا۔ (ابن ماجہ) لباسِ شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے۔ یہ عادت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ انہیں خاص خیال رکھنا چاہیے۔

۷۔ ان عورتوں پر لعنت، جو مردوں کی طرح وضع قطع اختیار کریں اور

ان مردوں پر لعنت جو عورتوں کی طرح رہیں سہیں۔ (ابوداؤد)

۸۔ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بخاری)

۹۔ جو شخص عصر کے بعد سوتے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی

کو ملامت کرے۔ (ابوالعلیٰ)

۱۰۔ جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو۔ تم پر اور تمہارے

گھر والوں پر برکت ہوگی۔ (ترمذی)

۱۱۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں

رَبِّ الْعَالَمِينَ اور اگر وہ رب العالمین (سبحی) کہتا ہے تو فرشتے کہتے

ہیں یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے) (طبرانی)

۱۲۔ ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی

لگ جانے سے زنگ لگتی ہے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی جلا

(صفائی) کس چیز سے ہوگی۔ فرمایا۔ کثرت سے موت کو یاد کرنے

اور تلاوتِ قرآن سے۔ (بیہقی)

۱۳۔ بد فائی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی فال کیا

چیز ہے۔ فرمایا۔ اچھا کلمہ جو کسی سے سنے (مسلم) یعنی کہیں جاتے وقت

باکسی کام کا ارادہ کرنے وقت، کسی کی زبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا تو یہ فال حسن ہے۔

۱۴۔ دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون (باعثِ لعنت) ہیں نغمہ کے وقت باجے کی آواز، اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز (بزار)

۱۵۔ گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔
(بیہقی)

۱۶۔ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۷۔ ابن آدم جب صبح کھتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

۱۸۔ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کار آمد نہ ہو اس میں نہ پڑے۔ (امام مالک)

۱۹۔ فحش سب چیز میں ہو گا اسے عیب دار کر دے گا اور جیسا جس چیز میں ہو گی اسے آراستہ کر دے گی۔ (ابن ماجہ)

۲۔ اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے، اور اللہ کے بدمعاش بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں دوستوں میں جدائی

ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (بیہقی)

- ۲۱۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کو ٹولا نہ کرو۔
- ۲۲۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔
- ۲۳۔ اور صدقہ خطا کو بھجاتا ہے، جس طرح پانی آگ کو بھجاتا ہے (ابن ماجہ)
- ۲۴۔ سب سے بڑا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی نیکیاں بدلے میں اپنی آخرت برباد کر دی۔ (ابن ماجہ)
- ۲۵۔ مسلم کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (امام احمد)
- ۲۶۔ جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بڑی موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (حاکم)
- ۲۷۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت و توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔ (ترمذی)
- ۲۸۔ جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (بخاری)
- ۲۹۔ ایمان و حیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھایا جاتا ہے۔ (بیہقی)

۲۹ - اپنے صحن (مکان) کو ستھرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو اور تہذیب

۳۰ - اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا۔

وہ تمہارے دل اور اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ (مسلم)

۳۱ - جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (مشکوٰۃ)

۳۲ - صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کر دے

تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھائے گا۔ (بخاری)

۳۳ - اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں میں حسن سلوک کر اور مسکین اور یتیموں اور سواہلی کا حق پہچان۔

(امام احمد)

۳۴ - دو عورتیں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے

کے کنگن تھے۔ ارشاد فرمایا۔ تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ عرض کی نہیں۔

فرمایا تو کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے

عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی)

۳۵ - ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے

انگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے

پر آمادہ کیا۔ (مسلم)

۳۶ - جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہننا دے تو جب تک اس میں کا اس شخص

پر ایک پونڈ بھی رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

(ترمذی)

۳۷۔ جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی (۱) دل، شکر گزار۔

(۲) زبان، یاد خدا کرنے والی (۳) بدن، بلا پر صابر اور (۴) ایسی بی بی، کہ اپنے نفس اور مال شوہر میں گناہ کی طالب نہ ہو۔ (طبرانی)

۳۸۔ جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق اور دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فسادِ عظیم ہو گا۔ (ترمذی)

۳۹۔ جو عورت بغیر کسی جرح کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (امام احمد)

۴۰۔ (کسی کے مرنے یا مصیبت کے وقت) جو منہ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاٹے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری)

اولاد کی تعلیم و تربیت

مرد اور عورت کے خانگی تعلقات کا مقصد صرف عمل زوجیت کی تکمیل اور تسکینِ نفس نہیں بلکہ اسلام کے نزدیک یہ ایک تمدنی فریضہ ہے جس سے نسلِ انسانی کی حفاظت مطلوب ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ عورت کا کام محض بچے پیدا کرنا نہ ہو بلکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی مناسب پرورش بھی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے عورت کے لئے "حرم" یعنی کھیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس طرح ایک کھیت کے دامن سے ایک خاص ترتیب اور عمل سے فصل تیار ہو کر نکلتی ہے اسی طرح صنفِ نازک کے دامن سے بھی نسلِ انسانی کو مکمل طور پر تیار ہو کر نکلنا چاہیے۔ چنانچہ والدین کو ہدایت کی گئی

بے کردہ اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ معاشرے کے معزز فرد بن سکیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بچوں کی اخلاقی تربیت کے قواعد کو ایک دستور العمل کے طور پر مرتب کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے :-
 تربیت کی اصل بنیاد چرنکہ بچپن میں پڑتی ہے۔ اس لئے اسی وقت سے اس کی دیکھ بھال رکھنی چاہیے۔ بچے میں سب سے پہلے غذا کی رغبت پیدا ہوتی ہے اسے بتانا چاہئے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ دستہ خوان پر جو کھانا سامنے اور قریب ہو اسی طرف ہاتھ بڑھائے۔ کھانے کی طرف یا کھانے والوں کی طرف نظر نہ جمائے۔ جلد جلد نہ کھائے، نوالہ اچھی طرح چبائے۔ ہاتھ اور کپڑے کھانے میں آلودہ نہ کرے۔ کم کھائے اور معمولی کھانے پر اکتفا کرے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔

سفید کپڑے پہننے کا شوق دلایا جائے اور اسے سمجھایا جائے کہ شونہ رنگ کے کپڑے یا ریشمی یا جٹ کر کپڑے پہننا عورتوں کا کام ہے۔ جو لڑکے اس قسم کے کپڑوں کے عادی ہوں ان کی صحبت سے بچایا جائے۔ کاہلی اور آرام پرستی سے نفرت دلانی جائے۔ جب بچے سے کوئی پسندیدہ فعل ظہور میں آئے تو تہانہ لیف کر کے اس کا دل بڑھایا جائے اور اسے انعام دیا جائے۔ اس کے خلاف کبھی کوئی بات ظاہر ہو تو پیشم پوشی کرنا چاہئے تاکہ برے کاموں پر دلیر نہ ہو جائے خصوصاً جب وہ خود اس کام کو چھپانا چاہتا ہو۔ اگر دوبارہ وہ فعل نہ زد ہو تو تنہائی میں اسے سمجھانا چاہیے کہ یہ بہت بری بات ہے۔ لیکن بار بار اس کو

مدامت نہ مرنی چاہیے اس سے بات کا اثر کم ہو جاتا ہے اور بچے میں ڈانٹ
ڈپٹ سننے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

اس بات کی سخت تاکید کرنی چاہیے کہ بچہ کوئی کام چھپا کر نہ کرے۔

کیونکہ بچہ اسی کام کو چھپا کر کرتا ہے جس کو وہ برا سمجھتا ہے اس لئے جب چھپا
کر کام کرنے کی عادت چھوٹ جائے گی تو بچہ بہت سی بری عادتوں سے محفوظ رہے گا۔
مجلس میں تھوکنے، جماہی اور انگریزی لینے، لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے
بیٹھنے، پاؤں پر پاؤں رکھنے اور ٹھوڑی کے نیچے ہتھیلی رکھ کر بیٹھنے سے منع کرنا
چاہیے۔

قسم کھانے سے بالکل روکنا چاہیے کہ سچی ہو۔ بات خود شروع نہ کرے۔
بلکہ پوچھے تو جواب دے۔ مخاطب کی بات کو توجہ اور غور سے سننے۔ مکذب سے
پڑھ کر نکلے تو اس کو موقع دیا جائے کہ کوئی کھیل کھیلے۔ کیونکہ ہر زنت پڑھنے
لکھنے میں مصروف رہنے سے دل بچھ جاتا ہے۔ ذہن کند ہو جاتا ہے اور طبیعت
اچاٹ ہو جاتی ہے۔ انتہی

مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے ارشاد
فرمایا: ”زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر لا اللہ اللہ پھر پورا کارہ طیبہ سکھایا
جائے۔ جب تمیز آئے قرآن مجید پڑھائے۔ استاد نیک صالح متقی صحیح العقیدہ
سن رسیدہ کے سپرد کرے اور دختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھواتے۔ بعد ختم
قرآن مجید ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ عقائد اسلام و سنت سکھائے۔ لوح
سادہ فطرت اسلامی و قبول حق پر مخلوق ہے اس وقت کا بتایا چوتھری لیر ہوگا۔

حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں
ڈالنے کے اصل ایمان و عین ایمان ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و
اولیاء و علماء کی محبت و عظمت تعلیم کمرے کے اصل سنت و زیور ایمان بلکہ باعث
بقائے ایمان ہے۔ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ علم دین
خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ کے مسائل، توکل، قناعت، زہد، اخلاص، تواضع،
امانت، صدق، عدل جیسا سلامت صدر و لسان و غیرہ خوبیوں کے فضائل،
حرص طمع، حب دنیا، حب جاہ، ریاء، عجب، تکبر، خیانت، کذب، ظلم، فحش
غیبت، حسد، کینہ و غیرہ برائیوں کے ردائل پڑھائے۔ پڑھانے سکھانے میں رفق و
نرمی ملحوظ رکھے۔ موقع موقع پر چشم نہانی تنبیہ خرید کرے مگر کوسنا دے کہ
اس کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ
ہے۔ زہار، زہار، بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یارِ بد ماہد سے بدتر ہے۔
نہ ہرگز ہرگز کتب عشقیہ و غزلیات فسقیہ دیکھنے دے کہ نرم لکڑی جدم جھکائے
جھک جاتی ہے۔ جب دس برس کا ہو نماز مار کر پڑھائے۔ خاص لڑکی کے
حقوق سے ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الہیہ جانے
سینا پر دنا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔ بیٹوں سے زیادہ دل جوئی اور
خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ دینے میں انہیں اور بیٹوں
کو کانٹے کی تول برابر رکھے۔ جو چیز دے پہلے انہیں دے کہ بیٹوں کو دے۔
جہاں ناچ گانا ہو ہرگز نہ جانے دے۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے
یہاں ہو کہ گانا سخت سنگین جاوے ہے۔ اور ان نازک شیشوں کو تھوڑی

ٹھیس بہت ہے۔ بلکہ بیگانوں میں جانے کی مطلقاً بندش کرے۔ گھر کو ان
 پر زنداں کر دے۔ (مشعلۃ الارشاد)
 رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَشْرَائِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قِسْمًا ثَوَابًا وَ
 اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا
 وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

العبد محمد خلیل خاں القادری البرکاتی عفی

البرکات لطیف آبادی

حیدرآباد سندھ

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ ہفتہ

أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ

مصنف: افضل المحققین اکمل المدققین حضرت مولانا محمد تقی علی
خال صاحب (والد ماجد اعلیٰ حضرت) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشاریح: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا خال صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ
مبحث دعا میں یہ عجیب و غریب، جامع و نافع کتاب مستطاب، جس
میں دعا کے فضائل و آداب، اجابت کے اوقات و اماکن و اسباب، اسم
اعظم رب الارباب، قضاے حاجت کی ترکیب و اجواب وغیرہ۔
جملہ مسائل متعلقہ دعا بکمال شرح و بسط بزبان اردو مندرج ہیں
اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔
صفحات - ۲۰۴ ، سائز ۱۶/۳۰x۲۰ ، عمدہ کتابت

ٹائٹل - سدرنگ، دیدہ زیب خوشنما

آفسٹ طباعت

ہدیہ چار پنا

ناشر

سنی باب الاشاعت کراچی

سوادِ اعظم کا محبوب ترجمان

ماہنامہ ترجمان
الہ سنٹ
کراچی

☆ کسی بھی بکٹ اسٹال سے آج ہی خریدیں ☆

آپ کے حقوق کے لئے سرگرم عمل

خود پڑھنے، احباب کو پڑھوائیے

فی شمارہ

سالانہ چندہ بذریعہ رجسٹری

۲/۵۰ روپے

۲۵ روپے

رابطہ کے لئے!

فون نمبر ۷۲۷۲۲

۲۷ محکمہ منیشن مارٹن روڈ، کراچی ۳

نفیس اکیڈمی آفٹ پرٹرز، کراچی

